عبادالرحمٰن
از نور عارف

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عباد الرحمٰن

از نور عارف

قسط نمبر 3

باب نمبر 3

خوش آمدید مستقیم جبرائیل!

اس وقت وہ عجیب صورتحال سے گزر رہا تھا۔ایک بار پھر اس کی وجہ سے ہی اسکا خاندان ایک عذاب سے گزر رہا تھا۔بچوں کی گمشدگی کو تقریباً پانچ گھنٹے گزر چکے تھے،وہ ہر کوشش کر لینے کے بعد بھی بے بس تھا۔جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اسکا خوف اور انگزائٹی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔کچھ دیر پہلے عادل نے فون پر اسے

www.novelsclubb.com

بتایا کہ اسے بہت کوششوں کے باوجود بھی لاہور کی آٹھ بجے سے پہلے کی فلائٹ نہیں ملی۔

لاؤنج کی بجھی بتی جلانے کی اس نے زحمت نہیں کی تھی۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہ کھڑکی کے پاس آیا اسکے پٹ کھول کر وہ بے بس سا زمین پر ہی بیٹھ گیا تھا۔ سات سال پہلے جب اسکے پاس کوئی اتھارٹی نہیں تھی وہ تب بھی بے بس تھا، آج جب اسکے پاس ایک اتھارٹی تھی تو وہ آج بھی بے بس ہی تھا۔ اتنا بے بس کے اپنوں کی شدید تکلیف میں بھی انکا سہارا نہیں بن پا رہا تھا۔ وہ کیوں ہمیشہ سے اتنا بے بس تھا؟

"اگر بچوں کو کچھ ہو گیا تو...؟" اسی ایک سوچ سے آگے اسکی سوچ مفلوج ہو جاتی تھی۔ اسکے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگ گئی اور آنکھوں میں پانی سا بھرنا شروع ہو گیا۔ سامنے میز سے انہیلر اٹھا کر اس نے اپنے اکھڑتے سانس کو سنبھالنا چاہا تھا۔ لیکن شدید اضطراب، خوف اور گھبراہٹ اسکی حالت غیر کر رہا تھا۔ سینے میں محسوس ہوتی تنگی کے ساتھ ساتھ اسکا جسم بھی کانپ رہا تھا۔ اس نے آنکھیں بند

www.novelsclubb.com

کر کے گہرے گہرے سانس لینے شروع کر دیے۔ گہرے گہرے سانس لینے کی وجہ سے اسکی حالت بہتر ہو رہی تھی اس نے اپنے پٹھوں کو ریلیکس چھوڑ دیا۔ کچھ ہی لمحوں میں پینک اٹیک کا دورانیہ بھی ختم ہو گیا تھا۔ کمرے کے کھلے دروازے سے اسے کمرے میں لگے دیوار گیر آئینے میں اپنا عکس نظر آیا تھا۔ ہلکی بڑھی شیو والا بے بس سا مرد! کیا یہ وہی تھا؟ سات سال پہلے والا مستقیم جبرائیل؟ نہیں وہ بدل گیا تھا۔ اور اسکی تبدیلی کی کہانی نے اسے جتنا دیا تھا اس سے کہیں زیادہ چھین لیا تھا۔ اتنے میں اسے ابوبکر کے نمبر سے فون بھی آگیا اور ناقابلِ یقین خبر ملی۔ بچے مل گئے تھے۔ وہ سکول سے جھوٹ بول کر دوستوں کے ساتھ گئے تھے۔ اسکے سینے کا بوجھ ایک دم سے ہٹ گیا تھا۔ ایک سکون تھا جو پورے وجود میں سرائیت کر گیا تھا۔ وہ اٹھ گیا تھا شکرانے کے نوافل ادا کرنے، اللہ نے ان پر بڑا کرم کیا تھا۔ اس کے بعد اس نے سب کو بچوں کے مل جانے کی اطلاع بھی دینی تھی جو اسکی وجہ سے مختلف کوششیں کر رہے تھے۔

••••••••••••••••••••••••••••••

سر جھکائے امل اور زوہا شرمندہ سی کھڑی تھیں جبکہ حدید اور ازلان کو مائرہ نے مرغا بنایا ہوا تھا۔مائرہ کا بس نہیں چل رہا تھا امل اور حدید کو مار مار کر ہی سیدھا کر دے۔وہ دونوں ہی زوہا اور ازلان کو اپنے دوستوں کے ساتھ امل کی کسی دوست کی برتھڈے پارٹی سلیبریٹ کرنے سکول کے پاس والی انڈر کنسٹرکشن بلڈنگ میں لے گئے تھے۔وہ چاروں ایک ساتھ ایک ہی ہائیر سکینڈری اسکول میں پڑھتے تھے،امل اور زوہا گرلز برانچ میں جبکہ حدید اور ازلان بوائز برانچ میں تھے۔

امل کا ارادہ صرف زوہا کو ساتھ لے جانے کا تھا لیکن جب حدید کو خبر ہوئی تو وہ ایک شرط پر منہ بند رکھنے پر مانا کہ وہ اور ازلان بھی ساتھ جائیں گے۔

www.novelsclubb.com

انکا ارادہ تھا کہ وہ چھٹی سے پہلے پہلے سکول کے گیٹ تک پہنچ جائیں گے، پہنچ بھی جاتے اگر گلی میں ایک کتا ان سب کے پیچھے نہ لگ جاتا۔پانچ گھنٹے انہیں وہیں بلڈنگ میں چھپ کر گزارنے پڑے کیونکہ وہ کتا سارا ٹائم باہر کھڑا انکا انتظار کرتا رہا

تھا۔ پولیس کے پاس جب باقی کچھ اور سٹوڈنٹس کے والدین بھی رپورٹ کروانے پہنچے تو پولیس نے ڈی آئی جی کے آرڈر پر سکول کے آس پاس کے تمام علاقے کو سیل کر کے وہاں چھاپے مارنے کا آرڈر دیا۔ تقریباً شام کے سات بجے پولیس نے ان بچوں کو اس بلڈنگ سے بازیاب کروایا۔

زرش کھڑی اس پلین کی ماسٹر مائنڈ امل کو خاموشی سے دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر غصہ بھی تھا اور پریشانی بھی۔ امی بابا کے جانے کا سب سے زیادہ صدمہ امل نے لیا تھا۔ وہ ضدی اور بدتمیز ہو گئی تھی اسے لگتا تھا سب سے زیادہ ظلم اس پر ہوا ہے۔ وہ ہر الٹا کام ضد میں آکر کرتی، زرش یا مائرہ جب اسے ڈانٹتی تو اسے دونوں ظالم لگتی تھیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی امی بابا کا پیار لیا جب اسکی باری آئی تو بابا چلے گئے اور امی خاموش ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••••••

بیڈ پر لیٹے ہوئے وہ چھت پر لگی بجھی ہوئی سپورٹ لائٹس کو دیکھ رہا تھا۔ کمرے کی کھڑکیوں اور دروازے پر دبیز سنہرے پردے گرے ہوئے تھے۔ نیم اندھیر کمرے میں اے سی کی خنکی پھیلی ہوئی تھی۔ آج کا دن ضرورت سے زیادہ بڑا اور مصروف ترین تھا۔ آج کا واقع اسے بہت کچھ سمجھا اور سکھا گیا تھا۔ آج کے دن اسکا سب سے بڑا پچھتاوا یہ تھا کہ کاش وہ اپنوں کے قریب ہوتا۔ وہ فیصلہ کر چکا تھا جتنی جلدی ہوسکے وہ اپنا ٹرانسفر لاہور ڈویژن میں کروا لے گا۔ آج کی چھٹی اس نے کینسل کروالی تھی۔

موبائل کی گھنٹی بجنے پر اس نے دیکھا آفس سے اس کے اسسٹنٹ کی کال تھی۔

"ہاں سلیم ؟" تھکی آنکھیں مسلتے ہوئے وہ مقابل کی بات سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سلیم میں تمہیں کل رات ہی بتا چکا تھا کہ آج کی میٹنگ کی وجہ سے میں آفس شاید نہ آسکوں پھر تم نے وزیٹر کو کیوں انتظار کرنے کا کہا؟" سلیم کے مطابق آج صبح

سے ایک وزیٹر آفس کے ویٹنگ ایریا میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا ہے وہ جانے سے انکاری تھا کہہ رہا تھا کہ لاہور سے آیا ہے ڈی سی صاحب سے مل کر ہی جائے گا۔

"تم اسے واپس بھیجو! اور کہو کل مل لے مجھ سے۔" سلیم کو کہتے ہوئے اس نے فون کی سکرین کو دیکھا عادل کی کال تھی۔

"سلیم میں فون رکھ رہا ہوں تم وزیٹر کو ہینڈل کر لینا۔" اس نے سلیم کی کال کاٹ کر عادل کی کال اٹینڈ کی تھی۔

•••••••••••••••••••••••••

معمول کے مطابق اگلی صبح وہ تیار ہو کر آفس کے لیے نکل گیا۔ پارکنگ میں گاڑی پارک کر کے وہ اپنے آفس کی جانب بڑھ رہا تھا جب لابی میں اسے جانا پہچانا چہرہ نظر آیا۔ آگے بڑھتا وہ رکا اور پلٹا۔

"بن یامین؟" اسکے چہرے پر خوشگوار سی حیرت ابھری۔

بن یامین فاصلے پر موجود صوفے پر بیٹھا اسے دیکھ کر کھڑا ہوا تھا، چہرے پر کوئی خوشگواری نہیں تھی بلکہ غصہ تھا۔

"یامین یار تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" مستقیم خوشی سے اس سے بغلگیر ہونے کو آگے بڑھا تو بن یامین نے اس کے کندھے پر مقہ دے مارا۔ نہ صرف مستقیم جہاں تھا وہیں رکا، اسکا سٹاف بھی حیرت سے کھڑا ہوا تھا۔

"خبردار! فاصلے پر کھڑے ہو کر بات کرو۔ کوئی یار وار نہیں ہوں میں تمہارا۔" اسکے تنبیہہ کرتے انداز کو دیکھ کر مستقیم نے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے اپنی ہنسی روکی تھی۔

"میں تم سے کراچی ڈویژن کے ڈپٹی کمشنر کے طور پر ملنے آیا ہوں نہ کہ کسی پرانے باسی برائے نام دوست کے۔" اسکی بات پر مستقیم دھیما سا ہنس دیا تھا۔ سات سالوں میں بن یامین بالکل نہیں بدلا تھا آج بھی اسے پہلے دن جیسا لگا تھا سوائے اسکے گیٹ اپ کے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا آؤ پھر آفس میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔" اپنی ہنسی دباتے ہوئے وہ اسے آفس کی جانب کا اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔انہیں آفس کی جانب بڑھتے ہوئے دیکھ کر اسکے سٹاف ممبرز بھی اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔

آفس میں آکر مستقیم نے اسے صوفے کی جانب اشارہ کیا تو وہ ماتھے پر بل ڈالے اپنے کوٹ کا بٹن کھولتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کیا لوگے چائے یا.."

"ڈپٹی کمشنر صاحب میں یہاں آپ سے ملنے نہیں بلکہ کام سے آیا ہوں تو بہتر ہوگا آپ یہ فار میلیٹیز چھوڑ کر میرا کام سن لیں۔" اسکی بات پر انٹر کام کی جانب بڑھتا مستقیم رک گیا اور اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے بہت سخت ناراض ہو مجھ سے ؟" ہنسی دباتے ہوئے مستقیم نے پوچھا تو یامین نے اسے گھور کر دیکھا۔

"ناراض ان سے ہوا جاتا ہے جن سے کوئی تعلق ہوتا ہے لیکن تمہارا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔"بن یامین سنجیدگی سے بولا تھا۔

"یار کیا بات کر رہے ہو..؟"

"مستقیم یہ بات میں نہیں کر رہا، بلکہ وہ تم ہو جس نے مجھے احساس دلایا ہے کہ میری تمہاری زندگی میں کوئی اہمیت نہیں اور ہمارا کوئی تعلق نہیں۔"

"یامین ایسا نہیں ہے۔حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے کہ رابطہ ہی نہیں کر سکا۔" مستقیم نے صفائی دینی چاہی۔

"ایسا ہی ہے مستقیم جبرائیل۔ہمارا ساتھ بے شک کچھ مہینوں کا تھا لیکن میں نے تمہیں دل سے دوست سمجھا تھا لیکن تم..."بن یامین کی سنجیدگی میں غصہ زیادہ تھا۔

"ایم سوری! مجھے پتہ ہے مجھے تم سے کانٹیکٹ رکھنا چاہیے تھا لیکن میں ترکی چلا گیا تھا۔"

"پتہ ہے مجھے تم کب ترکی گئے تھے اور کب واپس آئے تھے۔ابو بکر بھائی سے کانٹیکٹ ہے میرا۔تمہاری طرح دوستوں سے بے خبر نہیں رہتا ہوں۔"

"ایم سوری! میں کوئی صفائی پیش نہیں کروں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں غلطی پر تھا۔"بن یامین کے ماتھے کے بل کم پڑے۔

"میں کافی پیوں گا۔"ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے ہوئے وہ بولا تو مستقیم ہنس دیا۔

"آفس تو کمال ہے۔"مستقیم انٹر کام پر کافی کا آرڈر دے کر واپس آیا تو آفس کا جائزہ لیتا ہوا بن یامین سراہنے کے انداز میں بولا تھا۔

"تم کہاں ہوتے ہو؟ وہیں گاؤں یا کہیں اور شفٹ ہو گئے ہو؟ اور اماں وڈی کیسی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"وہیں اسی گھر میں ہوتا ہوں۔اماں کو وہ گھر پیارا ہی اتنا ہے کہ اسے چھوڑنا ناممکن ہے۔"مستقیم ہنس دیا۔

"اور اماں وڈی کیسی ہیں؟"مستقیم نے سوال دہرایا تھا۔

"پچھلے کئی سال کافی بیمار ہسپتال رہی ہیں لیکن اب ٹھیک ہیں۔اکثر پوچھتی ہیں تمہارا۔"

"میں لاہور ٹرانسفر کے بعد ملنے آؤں گا ان سے۔" مستقیم مسکرا کر بولا تھا۔

"تم لاہور ٹرانسفر ہو رہے ہو؟ابو بکر بھائی تو کہہ رہے تھے کہ تمہارا لاہور آنے کا کوئی ارادہ نہیں۔"بن یامین نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

"ایک نا ایک دن مجھے لاہور ہی جانا تھا،پہلے ہی بہت دیر کر چکا ہوں اب مزید اور نہیں۔" مستقیم گہرا سانس لے کر بولا۔

"کب تک جا رہے ہو؟"

"پتہ نہیں آج اپلیکیشن سبمٹ کرواؤں گا آرڈرز آنے میں وقت لگے گا۔اور تم کس کام سے آئے تھے۔"ٹرانسفر کا ذکر کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"ام...!"بن یامین نے لفظوں کو جوڑنا چاہا اسکے آفس کا دروازہ کھٹکا اور ملازم ایک کافی کا مگ جبکہ دوسرا چائے کا مگ رکھ کر چلا گیا۔

"تم اب بھی چائے پیتے ہو؟"بن یامین کے چونک کر پوچھنے پر مستقیم ہنس دیا۔

"اور تمہاری آج تک چائے سے دشمنی ختم نہیں ہوئی؟"

"کہاں دشمنی...؟اماں وڈی جیسے چائے کے عاشق کے ہوتے ہوئے میں چائے سے دشمنی رکھ سکتا ہوں؟"اسکی بات پر مستقیم ہنس دیا اسے یاد آیا تھا کہ اماں وڈی کے پاس جب وہ گاؤں تھا تو نہ صرف وہ خود تین ٹائم چائے پیتی تھیں بلکہ اسے بھی خوب چائے پلاتیں اور رجاتی تھیں۔

"ویسے کام کیا کرتے ہو تم؟تمہارے حلیہ تو بتارہا ہے کہ بڑے صاحب بن گئے ہو۔"اسکے مہنگے سوٹ،شوز اور جیل لگے بالوں اور سامنے میز پر پڑے آئی فون کے نئے ماڈل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے مستقیم بولا تو اسکی بات پر بن یامین قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

"بڑا صاحب میں نہیں بیٹا جی آپ بن گئے ہیں،پرسوں سے چکر لگا رہا ہوں لیکن ڈپٹی کمشنر مستقیم جبرائیل ہیں کہ ملتے ہی نہیں۔ڈی سی آفس آکر اپوائنٹمنٹ لو،پھر

www.novelsclubb.com

نائب کاسٹ اور گارڈز کو بھگتو پھر بھی ڈی سی صاحب تیسرے دن جا کر ملتے ہیں، وہ بھی اس صورت کہ آپ اتفاق سے انکے پرانے باسی دوست نکل آتے ہیں۔"

اسکی بات پر مستقیم نے بیچارگی سے اسے دیکھا۔

"اوہ تو وہ تم تھے جو کل سارا دن یہیں بیٹھے رہے تھے؟"

"لگتا ہے تمہارے اسسٹنٹ نے پوری خبر نہیں دی۔ صرف کل نہیں بلکہ پرسوں صبح سے آیا ہوا ہوں۔ پرسوں کہتے رہے صاحب اس میٹنگ پر، اس وزٹ پر اور فلاں فلاں جگہ پر مصروف ہیں اور کل سرے سے ہی ڈی سی صاحب غائب۔ کیسا سٹاف ہے تمہارا صحیح طرح جواب ہی نہیں دیتا نہ بتاتا ہے کہ تم کب ملو گے بس ٹالتے رہتے ہیں کہ انتظار کر و آجائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"کل تو واقعی ہی مصروف تھا اسی لیے آیا نہیں ورنہ پرسوں تو آیا تھا لیکن عجیب ہے کسی بھی سٹاف ممبر نے کسی وزٹر کے آنے کی خبر نہیں دی۔ اچھا وہ چھوڑو یہ بتاؤ تم کس کام سے آئے تھے؟"

•••••••••••••••••••••••

"کیا خیال ہے پھر؟" اوہان کے سوال پر زرش سوچ میں پڑ گئی۔

"سچ بتاؤں تو میں کنفیوزڈ ہوں۔ جس انسان کو میں جانتی تک نہیں اس کے لیے میں کیسے کوئی حتمی جواب دے سکتی ہوں؟" اسکی بات پر اوہان نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں کوئی حتمی جواب نہیں مانگ رہا، صرف تمہاری رائے جاننا چاہتا ہوں۔ اگر تمہیں کوئی پسند وسند ہے تو... تم مجھ سے کہہ سکتی ہو۔" اسکی آخری بات اور انداز پر زرش ہنس دی تھی۔

"جی نہیں کوئی پسند نہیں ہے۔ لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں اس امریکہ والے رشتے پر راضی ہوں۔" اوہان نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ پوری فیملی کل آرہی ہے بڑے ابا کے گھر، تم دیکھ لینا اسکے بعد ہی کوئی جواب بڑے ابا کو دوں گا۔" زرش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہان بھائی! آپ کو اگر کوئی لڑکی پسند ہے تو آپ بھی مجھے بتا سکتے ہیں۔" زرش کے سوال پر وہ خاموش ہو گیا اور نہ میں سر ہلا دیا۔

"میرا ابھی شادی کا کوئی موڈ نہیں، جب تک اپنا گھر نہیں بنا لیتا ایسا کچھ سوچنا بھی نہیں۔" اوہان سنجیدگی سے بولا تھا۔

"کیا مطلب؟ چالیس کے ہو کر شادی کرنی ہے؟"

"ابھی میں تیس کا ہوا نہیں ہوں اور تم مجھے چالیس کا کر دو۔"

"صبر کریں! آنی کے کانوں میں ڈالتی ہوں آپکے خطرناک ارادوں کی خبر پھر دیکھیے گا کچھ ہی عرصے میں آنی نے گھوڑی نہ چڑھا دیا تو کہیے گا۔" اوہان ہنس دیا۔

"اوہان بھائی ایک بات پوچھوں؟ وعدہ کریں ناراض نہیں ہوں گے۔"

"ایسا بھی کیا پوچھنا ہے؟ پوچھو۔" اوہان ریلیکس سا ہو کر بیٹھ گیا۔

"آپ نے کبھی اپنی لائف میں ردا کو کانسیڈر نہیں کیا؟" اسکی بات پر اوہان چونکا تھا۔

"ردا کا یہاں کہاں ذکر؟" اوہان کا انداز انجان تھا۔

"اسکی منگنی ہو رہی ہے، مجھے اس کے لیے برا لگ رہا ہے وہ چاہتی تھی کہ آپ اسے کانسیڈر کریں، آپ کو ایک بار تو اسے کانسیڈر کرنا چاہیے تھا۔" زرش کی بات پر اوہان دھیما سا مسکرایا تھا۔

"زرش! تم بھول گئی ہو جو وہ بچپن سے تمہارے ساتھ کرتی آئی؟ یا تم یہ بھول گئی ہو کہ فیض بھائی نے مائرہ کے ساتھ کیا کیا؟ یا یہ بھول گئی ہو کہ اسکے والد نے کس طرح ہمیں بے گھر کر دیا؟ یا جب ہم ان کے گھر رہے تب اسکی والدہ کا ہم سے رویہ بھول گئی ہو؟ کیا تمہاری یاداشت کمزور ہے یا تم اتنی اچھی ہو کہ اس سب کے باوجود مجھے ردا کو کانسیڈر کرنے کا کہہ رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"اگر یہ سب نہ ہوتا تو کیا آپ ردا کو کانسیڈر کرتے؟" اسکے اگلے سوال پر وہ دھیما سا مسکرایا اور نفی میں گردن ہلائی۔

"میں تب بھی اسے کانسیڈر نہ کرتا زرش۔ میں ایک چھوٹی جنونی لڑکی کی صرف اس بات پر کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے اسے کبھی کانسیڈر نہ کرتا۔ میں مائرہ نہیں، اوہان ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ مجھے شادی اس شخص سے نہیں کرنی جو میری محبت کا دعویدار ہو مجھے شادی اس شخص سے کرنی ہے جو میرا کمپیٹیبل ہو، میرا ہم آہنگ ہو، جو مجھے سکون دے اور جسے میں سکون دوں۔ جسکی صحبت میں میں نا صرف دنیا بلکہ آخرت کی بھی کامیابی حاصل کروں۔ جسکا ساتھ مجھے اللہ کے قریب کردے۔"

"کیا محبت ضروری نہیں ہوتی؟" زرش کے سوال پر وہ مسکرایا آج کتنے عرصے بعد اسے سائیکالوجسٹ زرش میں ایف ایس سی کی سٹوڈنٹ زرش نظر آئی تھی جو اسکے پاس سوال لے کر آیا کرتی تھی اور اوہان کے جوابات نے ہمیشہ ہی نہ صرف اسے سیٹیسفائیڈ کیا تھا بلکہ اسکی سوچ کو ایک نئی ڈائیمینشن بھی دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"محبت ضروری ہوتی ہے...پر اللہ کی، والدین کی، بہن بھائیوں کی اور اپنے ساتھی کی لیکن زرش جب ہم ساتھی کا چناؤ کرتے ہیں تب محبت اور اموشنز کو پہلے نمبر پر نہیں رکھتے، محبت ہمیں صرف کچھ خوبصورت لمحے دے سکتی ہے پوری زندگی کا سکون نہیں۔ تمہیں یاد ہے زرش ہمارے والدین کے درمیان محبت تھی لیکن ان کے رشتے میں سکون نہیں تھا کیونکہ امی بابا کی سوچ ایک دوسرے سے بالکل الٹ تھی۔مائرہ اور فیض بھائی کے رشتے میں بھی محبت تھی لیکن سکون نہیں تھا۔وہ سب جوردا نے کچھ سال پہلے کہا تھا وہ اسکا بچپنا تھا، میں نے اسے اسکا بچپنا سمجھنے کے علاوہ کوئی اہمیت نہیں دی تھی اور تم بھی کبھی دوبارہ اس بات کا اسکے سامنے یا کسی کے بھی سامنے ذکر نہ کرنا، اسے یقیناً اچھا نہیں لگے گا۔اکثر ہمارے بچپنے میں کی جانے والی باتیں ہمارے سامنے لوٹ آئیں تو صرف امبیر سمٹ ہوتی ہے اس لیے تم کبھی اسے یہ یاد دلا کر امبیرس نہ کرنا۔یوں سمجھو جیسے وہ لمحے آئے ہی نہیں تھے اور اس نے ایسا کچھ کہا ہی نہیں تھا۔"اوہان کی بات پر زرش خاموش ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سوشل میڈیا ہمیں محبت کو پہلے نمبر پر رکھنا سکھاتا ہے۔ لیکن مجھے لگتا ہے نا محرم محبتیں وقتی ہوتی ہیں۔ بلکہ نا محرم محبتیں صرف اٹریکشن بیسڈ ہوتی ہیں کسی کی خوبصورتی کی اٹریکشن، کسی کے پیسے کی اٹریکشن، کسی کی بہادری کی اٹریکشن اور کبھی کبھار سامنے والے کی نیکی کی طرف اٹریکشن۔ یہ شیطان بھی کس کس طرح اس امت کو پھسلاتا ہے جو لوگ دوسروں کی خوبصورتی اور دولت کی جانب اٹریکٹ نہیں ہوتے جو اللہ سے محبت رکھتے ہیں جو اللہ کا قرب چاہتے ہیں وہ انہیں نیک نامحرموں کی طرف اٹریکٹ ہونے پر مجبور کر دیتا ہے۔ آپکو پتہ ہے ردا کو آپ کیوں پسند تھے؟ کیونکہ اسے آپ میں ایک بہترین مرد، ایک بہترین ساتھی دکھتا تھا۔ اسے لگتا تھا اگر وہ آپکے ساتھ چلے گی تو آپ اسے کبھی بھٹکنے نہیں دیں گے۔ اسے لگتا تھا وہ آپ کے ساتھ محفوظ رہے گی اسے لگا تھا کہ آپکا ساتھ اسے باعزت کر دے گا، لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی۔ آپ نے بہت اچھا کیا تھا کہ آپ نے اسے تب کوئی امید نہیں تھمائی۔ آپ نے اسے سکھایا کہ اسے بھٹکنے سے خود کو خود بچانا ہو گا، اسے اپنی حفاظت خود کرنی ہے۔ اسے کسی کے ساتھ کی بجائے خود عزت کمانی

www.novelsclubb.com

ہے۔مجھے تب آپکا انداز برا لگا تھا لیکن آپ نے ردا کو ایک سیدھا راستہ دکھایا تھا۔یہ ہماری غلط فہمی ہوتی ہے کہ ہمارا نیک ساتھی ہمیں بھٹکنے سے بچا لے گا، ہمیں صرف اللہ بچاتے ہیں بس!"

"دیکھ رہا ہوں میری بہن سمجھدار ہو گئی ہے۔اب سو جاؤ۔میں صبح آنی کو بتا دوں گا تمہارا فیصلہ تاکہ وہ بڑے ابا کو بتا دیں۔"اوہان کہہ کر اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر بیڈ سے اٹھ گیا، جاتے جاتے وہ دوسرے بیڈ پر زوہا کے ساتھ لیٹی امل کی بلینکٹ درست کر کے اسکا ماتھا چوم کر لائٹ آف کر کے دروازہ بند کر گیا تھا۔اسکے اس عمل پر زرش مسکرائی تھی۔اسکا یہ بھائی بچپن سے ہی ایسا تھا۔بابا کی کمی کبھی پوری نہیں ہو سکتی تھی لیکن اوہان نے وہ کمی زیادہ محسوس ہونے نہیں دی تھی۔زرش سیدھی ہو کر بیڈ پر لیٹ گئی۔آنکھیں بند کرنے پر ماضی کا ایک منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زرش مجھے اوہان سے محبت نہیں ہے، مجھے اس میں نظر آتے اس خوبصورت شخص سے محبت ہے جسے میں بابا، فیض بھائی اور دراب میں ڈھونڈتی آئی ہوں۔

زرش تمہاری زندگی میں تمہارے بابا اور اوہان کی شکل میں خوبصورت مرد ہیں کیا میں ایک بھی خوبصورت مرد ڈیزرو نہیں کرتی تھی؟" زرش نے آنکھیں کھول لیں۔

"ردا تم ایک خوبصورت مرد سے زیادہ اللہ کی محبت ڈیزرو کرتی ہو۔ ایک خوبصورت ساتھی کا مجھے نہیں پتہ لیکن ردا میری دعا ہے کہ تم اللہ کی محبت کے احساس سے محروم نہ رہو۔ تمہاری زندگی میں جو بھی آئے وہ تمہیں محبت دے سکے یا نہ دے سکے لیکن وہ تمہیں اپنی ذات سے بہت سکون دے۔ تم جہاں رہو ہمیشہ خوش رہو۔" دل ہی دل میں ردا کو دعا دیتی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

••••••••••••••••••••••••

"ایک ہفتہ پہلے کراچی پولیس نے ایک گینگ کو پکڑا تھا جو کہ لوگوں کو اغواہ کر کے انہیں ہیومن ٹریفکنگ کے لیے بیرون ملک بیچ دیتا تھا۔وہ گینگ تمہارے ضلع کی جیل میں ہی قید ہے ابھی ان کا کیس چل رہا ہے۔مجھے اس گینگ کے ایک ممبر سے ملنا ہے۔میں اپنے تمام ذرائع استعمال کر چکا ہوں لیکن کوئی فایدہ نہیں،اب میری آخری امید تم ہو۔تم اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر ہو تم میری مدد کر سکتے ہو۔" مستقیم حیرت سے پوری آنکھیں کھولے سامنے بیٹھے یامین کو دیکھ رہا تھا،اس کا دماغ بن یامین کے منہ سے نکلے لفظوں کو اس کی شخصیت سے ملانے کی کوشش کر رہا تھا جو کہ ہو نہیں رہا تھا۔

"اب بتاؤ تم میری مدد کرو گے ؟"بن یامین نے بہت امید سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بن یامین تم ایک ایسے شخص سے ملنا چاہتے ہو جو انسانی اسمگلنگ میں ملوث رہا ہو، تمہارا دماغ ٹھیک ہے ؟...ایک منٹ...! کہیں تم بھی ان میں سے تو نہیں ؟اور یہ

سوٹ شوٹ تمہاری اسی جاب کی مہربانی تو نہیں ؟" مستقیم پوری آنکھیں کھولے تعجب سے بولا۔ بن یامین نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا۔

" مستقیم ڈرامے بازیاں بعد میں کرنا، پہلے بتاؤ اس معاملے میں تم کچھ کر سکتے ہو؟" مستقیم نے آئی برو اٹھا کر اسے دیکھا۔

" کیوں ملنا چاہتے ہو؟" بن یامین نے گہرا سانس لیا۔

"سات سال پہلے جن دنوں تم جیل میں تھے تب مجھے اور اماں وڈی کو ایک چودہ سالہ لڑکی ملی تھی۔ اسکا خاندان نہیں تھا وہ اپنی پھوپھی کے ساتھ رہتی تھی۔ اور اسکی پھوپھی انتہائی درجے کی جاہل عورت تھی، جب منہ کھولتی تو اسکے منہ سے غلاظت ہی نکلتی تھی اور جاہلوں کی طرح مار پیٹ کرتی تھی۔ تب اسکی پھوپھی اسے اپنے گھر رکھنے کو تیار نہیں تھی۔ اماں وڈی اور میں اسے وہاں سے نکال کر اپنے گھر لے گئے تھے۔ اسے سکول میں داخل کروایا تھا۔ تقریباً تین سال وہ ہمارے ساتھ رہی لیکن پھر اماں وڈی کافی بیمار ہو گئیں وہ مسلسل کافی عرصہ ہسپتال میں داخل

رہی تھیں۔ان دنوں اسکی پھوپھی نے ہمیں ہسپتال میں دیکھ کر شور مچادیا کہ میری بھتیجی انہوں نے زبردستی رکھی ہوئی ہے اور پولیس کو ساتھ لا کر اسے زبردستی لے گئی۔اس کے بعد میں تو خاموش ہو گیا لیکن اماں وڈی کی بس ایک ہی رٹ تھی کہ میری بچی کا پتہ کرو وہ کہاں ہے۔جب میں اسکی پھوپھی کے فلیٹ پر گیا تو پتہ چلا وہ تو دو سال پہلے کے وہ فلیٹ چھوڑ چکے تھے۔آس پاس والوں کا یہی کہنا تھا کہ وہ لاہور بھی چھوڑ چکے ہیں۔تب میں نے پولیس سے کانٹیکٹ کیا تو معلوم ہوا جو پولیس اسکی پھوپھی ہمارے گھر لائی تھی وہ اصلی تھی ہی نہیں۔پولیس کی مدد سے انہیں کافی ڈھونڈا لیکن جب پولیس نے بھی ساتھ دینے سے جواب دے دیا تو یہ بات دب گئی۔

www.novelsclubb.com

میں پچھلے عرصے میں کئی بار اس علاقے میں گیا ہوں تاکہ کوئی خیر خبر ملے لیکن کوئی خبر نہیں ملی۔ایک ہفتہ پہلے جو گینگ یہاں کی پولیس نے پکڑا اس گینگ کی ایک عورت زرفشاں کی پھوپھی ہے۔مجھے اس عورت سے ملنا ہے۔اس سے زرفشاں کا پوچھنا ہے۔" مستقیم کے چہرے پر تعجب اور افسوس بیک وقت تھا۔

"تم نے بتایا کہ سات سال پہلے اسکی پھوپھی اسے رکھنے کو تیار نہیں تھی لیکن تین سال بعد وہ زبردستی اسے لے کر گئی، مطلب..." مستقیم کے دماغ میں جو ہیبت ناک منظر ابھر رہا تھا وہ اسے زبان نہیں دینا چاہتا تھا۔بن یامین نے سر جھکایا۔

"وہ عورت ہیومین ٹریفکنگ کے گینگ کی ساتھی تھی وہ یقیناً زرفشاں کو بھی اپنے مطلب سے لے کر گئی تھی۔" بن یامین کے کہنے پر مستقیم نے گہرا سانس لیا۔

"یامین چار سال گزر گئے، اب تک وہ بچی سلامت نہیں ہو گی، پولیس ہر حال میں سزا دلوائے گی اس گینگ کو کیونکہ ڈی آئی جی صاحب کا بیٹا بھی اسی گینگ نے کچھ سال پہلے اغوا کیا تھا اور اسے اسمگل کر کے ملک سے باہر بھیج دیا گیا تھا۔ڈی آئی جی صاحب انہیں سزا دلوائے بغیر پیچھے نہیں ہٹیں گیں۔اور اس عورت سے اب ملنے کا کیا فائدہ؟" مستقیم کی بات پر بن یامین نے گہرا سانس لے کر سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں مستقیم! میں ایک بار غلطی کر چکا ہوں خاموشی سے اسے ان ظالموں کو لوٹانے کی اگر تب میں ہمت کر کے کوئی قدم اٹھاتا تو یہ نوبت نہیں آتی۔تب جو ہوا

www.novelsclubb.com

اسکا مجھے افسوس اور پچھتاؤا ہے اب میں وہ غلطی دوبارہ نہیں دہراؤں گا۔ میں اب زرفشاں کو نظرانداز نہیں کر سکتا، ہر قسم کے حالات سے نپٹنے کو تیار ہوں۔ اگر وہ زندہ ہے تو اسے ڈھونڈنے دنیا کے کسی بھی ملک جانے کو تیار ہوں، وہ جہاں بھی ہوئی اپنی پوری جان لگا دوں گا اور اسے ڈھونڈ لاؤں گا۔ اور اگر وہ زندہ نہ ہوئی تو..."

اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا وہ آگے سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

"یامین میں تمہیں کوئی جھوٹی امید نہیں دوں گا لیکن مجھے نہیں لگتا اب وہ ملے گی۔ اگر وہ اسمگل ہو چکی ہوئی تو اسے ڈھونڈنا ناممکن ہو گا۔" مستقیم کی بات پر بن یامین نے نفی میں سر ہلایا۔

"کچھ بھی ناممکن نہیں ہوتا۔ تمہیں حسن آفندی یاد ہے؟" حسن آفندی کے ذکر پر مستقیم کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسکی بھانجی اغواہوئی تھی اور اسمگل ہو کر تھائی لینڈ گئی تھی وہ لوگ اس کے پیچھے تک گئے اور اسے نکال لائے نہ صرف اس لڑکی کو بلکہ اور بھی کئی لڑکیاں تب بازیاب کرائی تھیں۔"

"میں ڈی آئی جی صاحب سے بات کرتا ہوں ہم مل کر اس معاملے کو دیکھیں گیں۔" مستقیم کے کہنے پر بن یامین مسکرادیا تھا۔ وہ جس تلاش پر نکلا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ اسکی کوئی منزل تھی یا نہیں لیکن اسے کوشش اور ہمت کرنی تھی۔

....

کالے بادلوں نے آسمان کو گھیرا ہوا تھا، ٹھنڈی ہوا موسم کو خوبصورت بنارہی تھی۔ آج اتوار کا دن تھا اسی لیے سب ریلیکس سے چھت پر موسم سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

خدیجہ بیگم، نویرہ اور مائرہ ایک طرف پڑی چارپائیوں پر بیٹھی سبزی بناتی ہوئی باتیں کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اور چھت کی دوسری طرف ٹیرس کے قریب چٹائی بچھا کر سب بیٹھے لڈو کھیل رہے تھے۔

امل زوہا، حدید، زرش اور ملکہ یہ چار ٹیمز تھیں۔ وہ کھیل کم رہے تھے شور زیادہ کر رہے تھے۔

"ملکہ واپس رکھوا اپنی گوٹ، تمہاری مرتی ہے۔" امل اور زوہا چیخ رہی تھیں جبکہ ملکہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھی۔

"نہیں میں پہلے ہی چلا چکی ہوں، میری گوٹ نہیں مرتی۔"

"ہاں ہاں بالکل ملکہ کی نہیں مرتی تم دونوں چڑیلیں بے ایمانی کر رہی ہو۔" حدید بھی ملکہ کے حق میں بولا تھا۔ امل نے گھور کر حدید کو دیکھا اور پھر امید سے زرش کو دیکھا جو اپنی مسکراہٹ روکے بیٹھی تھی۔

"میں بتاتی ہوں ہوا کیا ہے۔" ڈائس کو گرا کر زرش نے اپنی گوٹ چلائی اور سب کی ایک ایک گوٹ ماری، اپنی جس گوٹ پر ملکہ لڑ رہی تھی وہ بھی، جس سے امل

ملکہ کی گوٹ مارنے کو تیار تھی وہ بھی اور اپنی جس گوٹ کو امل سے بچانے کے لیے حدید ملکہ کا ساتھ دے رہا تھا وہ بھی۔سب حیرت سے منہ کھولے زرش کو ہنستے ہوئے ایک ایک گوٹ مارتے ہوئے دیکھ رہے تھے،انہیں واقعی اب سمجھ آیا تھا کہ سائیکالوجسٹ زرش فاطمہ ان کے ساتھ کونسی گیم کھیل چکی تھیں،ان سب کو آپس میں لڑوا کر وہ خاموشی سے بازی مار گئی تھی۔

"زرش آپی یہ چیٹنگ ہے۔آپ ہمارے دماغوں کے ساتھ کھیل رہی ہیں۔"

سب سے پہلے امل چیخی تھی اور اس کے بعد سب ہی چیخے تھے اور زرش بغیر رکے ہنستی چلی جارہی تھی۔

"زرش خالہ! بڑے ابا کے گھر بہت سارے مہمان آئے ہیں۔"اذلان جو وہاں موجود ہانیہ کے ساتھ ٹیرس پر کھیل رہا تھا،بھاگ کر آکر زرش کو اطلاع دی اور پھر اطلاع دینے خدیجہ بیگم کی طرف بھاگ گیا۔

"دیکھیں کون آیا ہے۔"ملکہ کے پیچھے سب ہی بچے ٹیرس پر گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"زرش باجی آپکے تایا ہیں شاید!" لڈو کا سامان اکٹھا کرتی زرش چونکی۔

"تمہیں کیسے پتہ؟" بھلا تایا جان کب آئے اسلام آباد سے؟ اسے حیرت ہوئی تھی۔

"امل زوہا کے کان میں کچھ بتا رہی تھی، مجھے آپکے تایا کا ذکر سنائی دیا۔" ملکہ کی بات پر وہ سب وہیں چھوڑ کر ٹیرس پر گئی تھی، ناجانے کتنے برس گزر گئے تھے تایا جان کی ایک جھلک تک نہیں دیکھی تھی۔ سامنے والی کوٹھی کے گیٹ پر بڑے ابا جبرائیل صاحب کے چھوٹے بھائی اور بھابھی کے ساتھ کھڑے مہمانوں سے مل رہے تھے۔ زرش نے آگے ہو کر مہمانوں کو دیکھنا چاہا وہ سب انجان چہرے تھے۔ ایک عورت اور ساتھ دو لڑکے۔

"ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا رداآپی کا ہونے والا منگیتر ہے۔" امل اس کے قریب ہو کر دھیمی سی آواز میں بولی تھی۔

"یہ بابا کی امریکہ والی کزن ہے؟" زرش نے اچھنبے سے سوال کیا۔

"ہاں ہاں زرش خالہ یہ وہی ہے جسے بڑے اباز بردستی ہماری امریکی نانی بنانا چاہتے تھے ایویں ہی!" زرش نے اپنی دوسری طرف کھڑی زوہا کو آہستہ سے بولتے سنا اور پھر چاہ کر بھی اپنی ہنسی نہیں روک پائی۔انکی ہنسی کی آواز پر گیٹ سے اندر داخل ہوتے شخص نے پلٹ کر اوپر ٹیرس کی جانب دیکھا، سبھی بچے لمحوں سے بھی پہلے غائب ہوئے تھے۔زرش کی نظریں اس شخص سے ملی،وہ شخص مسکرایا اور کچھ بول کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔زرش کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"کیا کہہ کر گیا ہے وہ زرش آپی؟" اسکے اندر چلے جانے پر دیوار کے آؤٹ سے نکل کر امل نے پوچھا تھا۔

"چائلڈش!" زرش براسامنہ بنا کر کہہ کر واپس پلٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ہو! بدتمیز" امل غصے سے انکے گیٹ کو گھور کر بولی تھی۔

"امریکہ کا چمکادڑ!" ساتھ زوہا نے بھی لقمہ دینا ضروری سمجھا، پھر وہ دونوں ایک دوسرے کو ہائی فائی دیتی ہنس دی تھیں۔

•••••••••••••••••••••••••

مستقیم کے اسیسمنٹ سیشن کے بعد آج ہفتے بعد دوسرا سیشن تھا۔

سیشن کے آغاز پر زرش نے وہ تمام باتیں جو اس نے پچھلے سیشن میں مستقیم کی پرسنیلٹی کو لے کر اوبزروُ کی تھیں وہ دہرائی تھیں۔

"مسٹر مستقیم پہلے سیشن کے بعد اگر آج آپ دوسرے سیشن کے لیے موجود ہیں تو مطلب آپ ہمارے پہلے سیشن سے سیٹسفائیڈ ہیں۔" بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھے وہ گھر کے حلیے میں ہی صوفے پر بیٹھی سامنے میز پر رکھے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں جمائے بیٹھی تھی جس پر مستقیم کا مضطرب سا چہرہ نظر آرہا تھا، دائیں ہاتھ میں قلم تھامے اسے دائیں سے بائیں ہلاتی وہ ہاتھ کو ڈائری پر رکھے، بائیں ہاتھ سے ماتھے پر جھولتی لٹ کو کان کے پیچھے اڑس رہی تھی۔

دوسری طرف مستقیم آج اپنے آفس میں موجود تھا۔ کرسی کی پشت پر کوٹ ڈالے، وہ سیاہ شرٹ کے آستین کہنیوں تک موڑے ہوئے تھا۔ چائے کا کپ ساتھ رکھا ہوا تھا جس کو اس نے ابھی تک چھوا نہیں تھا۔

زرش کی بات پر اس نے صرف سر کو اثبات میں جنبش دی۔ مستقیم کا انداز بجھا ہوا سا تھا، جیسے وہ کانسلنگ سے سیٹسفائڈ نہ ہو لیکن پھر بھی بیٹھا ہو۔ اسی لیے زرش نے خاص طور پر اسکی سیٹیسفیکیشن کا پوچھا لیکن جواب برعکس آیا۔ زرش کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی سامنے بیٹھا شخص اپنی سائیکالوجسٹ کو بیوقوف بنانا چاہتا تھا۔ زرش نے پین اور ڈائری سائڈ پر رکھی اور ٹانگیں اوپر کر کے ریلیکس سی بیٹھ گئی۔

کئی منٹوں کی خاموشی پر مستقیم نے اچھنبے سے کال کی جانب دیکھا وہ موجود تھی تو کیا نیٹورک خراب تھا؟ وہ کھنکھارا لیکن کوئی آواز نہ آئی۔

"ہیلو؟" اس نے اپنے وائی فائی کے سگنلز دیکھتے ہوئے پکارا۔

www.novelsclubb.com

"مسٹر مستقیم آپ جانتے ہیں میں یہاں آپ کے ساتھ کال پر کیوں ہوں؟" زرش کی سنجیدہ آواز پر اس نے لیپ ٹاپ کی کالی سکرین کی جانب دیکھا۔

"کانسلنگ کے لیے۔" اسے اس سوال کی سینس سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کس چیز کی کانسلنگ؟" اگلے سوال پر وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"ڈپریشن کی کانسلنگ!" مستقیم سوچ کر بولا۔

"تو آپکو لگتا ہے کہ میں آپکے ڈپریشن کو ختم کر دوں گی؟" زرش کے سوال پر اس نے اچھنبے سے لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھا اس نے واقعی اس بارے میں نہیں سوچا تھا، اگر سوچا تھا تو صرف یہی کہ سامنے موجود لڑکی وہی ہے یا نہیں؟

"شاید!" وہ تھوڑا ہچکچا کر بولا تھا۔ زرش اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو پڑھ رہی تھی۔

"شاید؟" زرش کی آواز میں حیرت تھی جیسے اسے اس جواب کی امید نہ ہو۔

"ہمم! سب یہی کہتے ہیں۔" اسکی بات پر زرش مسکرادی، وہ سمجھ گئی تھی وہ اسکی کانسلنگ سے سیٹسفائڈ نہیں تھا لیکن اسکا دل رکھنے کے لیے ادھر ادھر کی مار رہا تھا۔

"مسٹر مستقیم یہاں سب کی بات نہیں ہو رہی، صرف آپکی بات ہو رہی ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ مجھے اچھا لگے گا اگر آپ بغیر ہچکچاہٹ کے سچ بولیں گے۔" زرش کی بات پر مستقیم خاموش سا ہو گیا۔

"خود سے سوال کریں کہ آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟" زرش کے نرمی سے کہنے پر اس نے خود سے سوال کیا وہ یہاں اس کانسلنگ میں کیوں بیٹھا تھا کیا واقعی اپنے علاج کے لیے یا علاج کرنے والے کے لیے؟ جواب واضح تھا لیکن وہ سامنے بیٹھے اس شخص تک نہیں پہنچا سکتا تھا جو دماغ پڑھ لینے کا دعویدار تھا۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں! شاید مجھے بہت عرصے بعد کوئی ایسا شخص ملا ہے جو وقت نکال کر میری زندگی کے بارے میں جاننا چاہتا ہے، میری زندگی کے مسائل حل کرنا چاہتا ہے۔"

زرش کے چہرے کی نرم مسکراہٹ دھیمی پڑی تھی۔اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو عام کلائنٹ کے لہجے میں نہیں ہوتا۔یہ گفتگو کس سمت جا رہی تھی؟

"ڈی سی مستقیم جبرائیل !لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک سائیکالوجسٹ اپنے کلائنٹ کا دماغ پڑھ لیتا ہے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ہمارے پاس کوئی سوپر پاور نہیں ہوتی ہم بس اپنے کلائنٹس کے رویئے اور اسکی باتوں سے اسکی پرسنالٹی کو جج کرتے ہیں، اسکے ان مسائل کو پہچانتے ہیں جو وہ خود سمجھ نہیں پارہا ہوتا اور اسے اسکے مسائل پر نیگیٹو رویئے کا آلٹرنیٹو بتاتے ہیں۔ایک سائیکالوجسٹ ایک ٹور گائیڈ کی طرح ہوتا ہے جو آپکو آپکی منزل کی ڈائریکشن بتاتا ہے آپکی پرسنالٹی کو سمجھتے ہوئے۔اسے ہی ہم کوگنیٹو بیہیویئر تھراپی کہتے ہیں۔اور اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ اپنے ڈپریشن کا خاتمہ کر دیں تو میرا ساتھ دیں، آپکے ساتھ کے بغیر میں یہ نہیں کر سکتی۔"سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل کی سکرین بار بار روشن ہو رہی تھی وہ سیشن سے پہلے موبائل سائلنٹ کر دیتی تھی۔ہر کچھ لمحوں بعد اسکا موبائل تھر تھرا رہا تھا۔

'ڈاکٹر شاہد کالنگ!' کی بلنکنگ کے بعد سکرین پر سیونٹی تھری مسڈ کالز لکھا آرہا تھا۔

"میں اپنی طرف سے کوشش کررہاہوں۔"

"اوکے گڈ! آپکا پچھلا ہفتہ کیسا گزرا؟" زرش نے نرمی سے سوال کیا۔ مستقیم کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔

"اچھا تھا آپکے اسائن کیے کام بھی کیے لیکن کل..." وہ خاموش ہوا۔ زرش کو گزرے دن کا واقعہ یاد آیا۔

"مسٹر مستقیم آگر آپ کچھ پرسنل شیئر کرنا چاہتے ہیں تو بے فکر رہیں ہماری ٹالک کانفیڈنشیل ہے۔" مستقیم نے گہرا سانس لے کر سر نفی میں ہلایا۔

"میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کل مجھے پھر سے پینک اٹیک کا سامنا کرنا پڑا۔" مستقیم کی بات پر زرش چونکی۔

"پینک اٹیکس؟"اسکی متعجب آواز سپیکر میں گونجی تو مستقیم نے سر ہاں میں ہلا دیا۔زرش نے اسکی فائلز اٹھا کر ایک ایک صفحہ پلٹ کر دیکھا پر کہیں اسے پینک اٹیکس کا ذکر نظر نہیں آیا۔

"آپ نے مجھے اپنے پینک اٹیکس کے متعلق کیوں نہیں بتایا؟"زرش کو حیرت تھی ڈاکٹر شاہد کے بھیجے ڈاکومنٹس میں کہیں بھی مینشن نہیں تھا کہ کلائنٹ پینک اٹیکس کا سامنا کر رہا ہے۔

"میں نے اپنی ڈیٹیلز میں مینشن کیا تھا۔"مستقیم کی بات پر زرش نے تیزی سے جی میل کھولی اور ڈاکٹر شاہد کی میلز دیکھیں،توقع کے عین مطابق وہ ایک میل مس کر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایک تو ڈاکٹر شاہد بھی نا ڈیٹا کمپائل کر کے سینڈ کرنے کی بجائے ٹکروں میں بھیجتے ہیں۔"فائل کو ڈائونلوڈ کر کے اسے پرنٹ کرتے ہوئے اس نے بے زاری سے

سوچا۔ تبھی اسکی نظر اپنے موبائل کی جلتی بجھتی سکرین پر گئی لیکن وہ نظرانداز کر گئی۔اور اٹھ کر پرنٹ ہو کر پرنٹر سے باہر آتے صفحات اٹھائے۔

"سوری مسٹر مستقیم ایک فائل مجھ سے مس ہو گئی تھی۔آپ اپنے پینک اٹیکس کے بارے میں بتا رہے تھے اسے جاری رکھیں۔" زرش نے ہاتھ میں تھامے صفحات کو بریفلی دیکھتے ہوئے پینک اٹیکس کی سویرٹی کا اندازہ لگانا چاہا وہاں ڈپریشن کی کچھ ادویات کا نام بھی مینشن تھا۔

"مجھے کل پینک اٹیک ہوا تھا۔اور پہلے بھی کئی بار ہوئے۔"

"پینک اٹیکس کا دورانیہ اندازاً کتنا ہوتا ہے؟"

"تین سے پانچ منٹ!" زرش نے نوٹ پیڈ پر نوٹ کیا۔

www.novelsclubb.com

"ان لمحوں میں آپ کیا محسوس کرتے ہیں، شاید آپکو میرا سوال عجیب لگے لیکن میں آپکے پینک اٹیکس کی سویرٹی چیک کرنا چاہتی ہوں۔" زرش نے ساتھ صفائی

دینی بھی ضروری سمجھی کہیں وہ یہ نہ سمجھ لے کہ وہ اسکے احساسات کا مزاق اڑا رہی ہے کئی کلائنٹس ایسے سوالات پر آفنڈ ہو جاتے تھے۔

"آپکو ایکسپیلن کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں سمجھ سکتا ہوں یہ آپکی ڈیوٹی ہے، آپ بغیر جھجھک جو چاہیں پوچھ سکتی ہیں۔" مستقیم کی بات پر زرش نے غیر محسوس انداز میں سر ہلایا تھا۔

"یہ اچھی بات ہے کہ آپ سمجھ رہے ہیں اور کاپریٹ کر رہے ہیں۔ میں اپنا سوال پھر سے دہرا رہی ہوں۔ پینک اٹیکس کے وقت آپ کیا محسوس کرتے ہیں آپ اپنے اندر کیا تبدیلی محسوس کرتے ہیں؟"

"جسم کانپ جاتا ہے اور پسینہ آنے لگتا ہے، دل کی دھڑکن انتہائی تیز ہو جاتی ہے اور سانس اکھڑنے لگ جاتی ہے۔ سانس اکھڑنے کی وجہ سے استھما اٹیکس بھی اکثر ساتھ ہی ہو جاتے ہیں۔" زرش اس بار پھر چونکی تھی۔ اس نے فائل کے آخر پر مینشن اسکی میڈیکل سٹیٹ پر نظر دوڑائی اسے استھما تھا پچھلے پانچ سالوں سے۔

www.novelsclubb.com

زرش نے گہرا سانس لیا وہ شخص سب سے دور تنہا کن کن مصائب اور آزمائشوں سے گزر رہا تھا کسی کو اندازہ تک نہیں تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اسکی طرح گھر کے باقی سب افراد بھی ان باتوں سے بے خبر تھے۔ زرش کا دل دکھا تھا اس نے نوٹ پیڈ اور فائلز سائڈ پر رکھ دیے اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ اسکے موبائل کی بتی اب بھی جل بجھ رہی تھی اس بند کمرے سے باہر ایک آزمائش اسکے انتظار میں تھی جس سے بے خبر وہ سامنے والے کی تکلیف کا، اسکی تنہائی کا درد محسوس کر رہی تھی۔

"مستقیم میں آپکی کہانی سننا چاہتی ہوں۔ میں جاننا چاہتی ہوں آپ کی زندگی میں کون لوگ اہم ہیں؟" زرش اب اسے سی بی ٹی (کاگنیٹو بیہیویئرل تھراپی) کی طرف لے کر جا رہی تھی۔ اسکی بات پر مستقیم نرم سا مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری کہانی بہت عام سی ہے۔ میں ایک عام سے گھرانے سے تعلق رکھنے والا عام سا بچہ تھا جس کی زندگی کا بس ایک ہی خواب تھا۔ جسکا خواب تھا اپنوں کے خواب، انکی خواہشات پوری کرنا اور انہیں خوش دیکھنا لیکن وہ کمزور تھا وہ کچھ بھی نہیں کر

پایا بلکہ اس سب میں وہ اپنوں سے بہت دور ہو گیا۔اس نے اپنی برداشت سے زیادہ بوجھ اٹھانا چاہا اور ٹوٹ گیا۔" زرش خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔

"لیکن وہ ناکام تو نہیں ہوا،اس نے اپنے لیے جو اچیومنٹ سوچی اسے وہ ملی پھر وہ کیسے ٹوٹ گیا؟" زرش کے دماغ میں آنی کی بات ابھری تھی کہ مستقیم بچپن سے ہی انجینئرنگ کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے کبھی باہر جا کر پڑھنے کا نہیں سوچا تھا بہت کوششوں کے بعد نہ صرف اس نے صرف باہر سے انجینئرنگ کی تھی بلکہ سی ایس ایس میں پہلی پوزیشن بھی حاصل کی تھی۔وہ کراچی جیسی بڑی ڈویژن کے ضلع کا ڈپٹی کمشنر تھا اسکے گھر والوں کو اس پر اور اسکی اچیومینٹس پر فخر تھا لیکن وہ کہہ رہا تھا کہ وہ ہار گیا،وہ ٹوٹ گیا کیسے ؟ مستقیم نے گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں اسے اس سے بڑھ کر اچیومنٹس حاصل ہوئی ہیں جتنی اس نے سوچی تھیں۔ اسکی سوچ تو صرف انجینئرنگ تک محدود تھی بس !اس سے آگے تو سب بلینک تھا۔"

"اگر اسے سوچ سے زیادہ ملا ہے تو وہ کیوں ہارا؟"

"کیونکہ اسکا مقصد پورا نہیں ہوا اسے اسکی سوچ کے مطابق اچیومنٹس تو ملی لیکن مقصد کہیں گم ہو گیا۔"

"اور کیا تھا اسکا مقصد؟" زرش کے نرمی سے سوال کرنے پر وہ اداسی سے مسکرایا تھا۔

"ایک بارہ سالہ بچہ اپنی معصوم بہن کو اسکے سسرالیوں سے بے عزت ہوتا دیکھتا ہے۔ مجرم نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے والدین کا جھکا سر دیکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ وہ اتنی کامیابیاں حاصل کرے گا کہ اسکے والدین کا جھکا سر فخر سے اٹھ جائے گا۔ وہ اتنی کامیابیاں حاصل کرے گا کہ کبھی اسکے والدین اور اسکے بہن بھائیوں کے چہرے سے مسکراہٹ نہیں دور ہو گی، وہ کامیاب تو ہوا لیکن اپنے والدین کا سر جھکا دیا۔ وہ آگے بڑھ تو گیا لیکن سب کی مسکراہٹ چھین گیا۔" زرش نے اس شخص

www.novelsclubb.com

کے بارے میں گھر والوں سے جو سنا تھا یہ شخص وہ نہیں تھا یہ کوئی اور تھا جس سے شاید اسکے گھر والے بھی واقف نہ تھے۔

"اس نے اپنے والدین کا سر کیسے جھکایا؟" زرش کے سوال پر ایک تکلیف دہ یاد اسکے ذہن پر ابھری تھی۔ سات سال گزر گئے پر وہ ذلت آج بھی اسے اتنی ہی تکلیف دیتی تھی جتنی پہلی دفعہ دی تھی۔

وہ لمحہ اسکی یادداشت پر ثبت ہو گیا تھا جب کمرہ عدالت میں اس نے جبرائیل صاحب کی آنکھوں میں بدگمانی اور انکے جھکے کندھے دیکھے تھے۔

"انکا مان نہ رکھ کر۔" اسکا جواب مختصر تھا، اس لمحے جو مستقیم نے محسوس کیا تھا وہ بیان کرنا اسے ناممکن لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا اس نے ایسا جان بوجھ کر کیا تھا؟" مستقیم نے نفی میں سر ہلایا تھا اسے احساس بھی نہیں ہوا اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں جو کہ زرش کی نظروں میں تھیں۔

"وہ کبھی مر کر بھی اپنے ابو کے کندھے جھکانے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا۔ اسکے ابو کا مان، انکا اعتبار ہی اسکی طاقت تھا وہ کیسے انکا مان توڑ سکتا تھا؟" وہ جذباتی ہو گیا تھا۔

"اگر اسے معلوم ہے کہ اس سب میں اسکا کوئی قصور نہیں تھا تو اسے کس چیز کا پچھتاوا ہے؟"

"نہیں! اسکا قصور تھا، وہ ایک عمارت کی طرح تھا جس کی بنیاد اسکے والد تھے اور وہ یہ بات بھول گیا تھا۔ اسے لگا تھا اسکی قابلیت نے اسے اتنا بڑا کر دیا ہے کہ وہ ان کے بغیر لڑکھڑائے گا نہیں، گرے گا نہیں اور یہی اسکی سب سے بڑی غلط فہمی تھی۔ اگر وہ اپنے باپ پر بھروسہ رکھتے ہوئے ان سے بغیر کچھ چھپائے مشورہ مانگتا، ان سے کچھ بھی نہ چھپاتا تو کبھی بھی اسکے باپ کا سر نہ جھکتا۔" زرش کئی لمحے کچھ بول نہیں پائی۔ یہ کیس مختلف تھا اسکا کلائنٹ انجان ہو کر بھی انجان نہیں تھا۔ گھر والوں کے مستقیم سے متعلق ذکر سے جو امیج اسکے دماغ میں بنا تھا وہ گلیشیر کی طرح

www.novelsclubb.com

پگھل کر بہہ رہا تھا، سب سمجھتے تھے کہ وہ گھر سے دور اپنی بے جا ضد کی وجہ سے ہے لیکن شاید کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ اپنوں سے دور اپنے پچھتاوے کی وجہ سے تھا۔

"مستقیم آپکو پینک اٹیکس کب کب ہوتے ہیں؟" زرش کے سوال پر سارے میں چھایا فسوں غائب ہوا تو مستقیم چونکا، وہ کیسے اپنے دل میں سالوں سے چھپی بات اتنی آسانی سے کہہ گیا تھا؟ اسے لگا جیسے کچھ لمحے پہلے وہ ہپنٹائز ہو گیا تھا، اپنی بھیگی آنکھوں پر اسے شرمندگی سی ہوئی۔

"مستقیم؟" اس کے دوبارہ پکارنے پر پہلی بار مستقیم نے غور کیا تھا کہ وہ اب اسے پہلے کی طرح فارملی مسٹر مستقیم نہیں بلکہ صرف مستقیم بلا رہی تھی، اسکے چہرے پر نامحسوس انداز میں مسکراہٹ ابھر کر غائب ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جب میں بہت پریشان ہوتا ہوں۔ جب اپنی کمزوریاں، اپنی محرومیاں اور اپنی غلطیاں یاد آتی ہیں۔ اور جب جب اپنی تنہائی اور بے بسی کا احساس ہوتا ہے۔"

"آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟" زرش کے سوال پر وہ چونکا تھا۔

"اللہ سے!" وہ مطمئن سا بولا تو زرش لاجواب ہو گئی۔

"اسکے بعد؟"

"اپنے پیرنٹس سے، اپنے گھر والوں سے۔" وہ دھیما سا مسکرایا۔

"اور پھر؟" مستقیم اس بار بری طرح لاجواب ہوا تھا۔ اسکی آنکھوں کے سامنے سات سال پہلے کا ایک منظر گھوم گیا تھا، وہ ٹیرس پر بند آنکھیں لیے آسمان کی جانب چہرہ اٹھائے کھڑی تھی اس لمحے وہ جتنی خوبصورت اسے لگی تھی اتنا خوبصورت آج تک کوئی اسکی نظروں سے نہیں گزرا تھا تب ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس کے چہرے پر ایک انجان سا نور تھا۔

مستقیم کی خاموشی نے غیر محسوس انداز میں اسکا دل دکھایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اپنے والد سے اتنا دور کیسے ہو گئے؟" زرش نے سوال بدل دیا وہ جواب سننا نہیں چاہتی تھی۔

"پتہ نہیں!"

"شاید آپ دونوں ایک دوسرے سے قطرا رہے ہو، شاید آپ کو لگتا ہے وہ آپ سے بہت دور ہو گئے ہیں اور اب کبھی آپ انکے قریب نہیں جا پاؤ گے ؟ کیا ایسا ہی ہے ؟"

"ہمم !" اسنے سر کو اثبات میں جنبش دی اسکی توجہ اس سیشن سے ہٹ کر کہیں اور چلی گئی تھی۔

"جب بھی آپ کو پینک اٹیکس ہوئے تب آپکے والد آپکے ساتھ نہیں تھے لیکن ہمیشہ وہ آپ کو یاد رہے ؟"

"ہمم !" غائب دماغی میں اس نے سر ہلا دیا جو سوچ نہیں پایا کہ وہ کیسے وہ بتا رہی ہے جو ابھی تک اس نے اپنے منہ سے اسے نہیں بتایا ؟

www.novelsclubb.com

"سب سے مظبوط رشتہ آپکا ان سے تھا اور پچھلے کئی سالوں سے آپ نے ایک بار بھی ان سے کانٹیکٹ نہیں کیا ؟" اب کی بار وہ چونکا تھا۔

"آپ کو کیسے معلوم؟آپ یہ سب میرے کہے بغیر کیسے گیس کر رہی ہیں؟"زرش مسکرائی تھی۔

"کیونکہ مجھے آپکی آپکے والد کے لیے محبت اور فکر نظر آرہی ہے۔اور میں محسوس کر پارہی ہوں کہ آپ کے ڈپریشن کی اصل وجہ اپنوں سے دوری ہے۔" مستقیم خاموش سا ہو گیا۔

"کیا آپ نے کبھی اس دوری کو ختم کرنے کی کوشش کی؟"زرش نے نرمی سے سوال کیا۔

"نہیں!"

"کیوں؟"مستقیم نے گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میں ان سے ناراض تھا۔انہوں نے مجھ پر بھروسہ کیوں نہیں کیا؟جس لمحے مجھے انکی سب سے زیادہ ضرورت تھی اس لمحے وہ کیسے مجھ سے بے پرواہ ہو گئے؟وہ اپنی ناراضگی میں کیسے مجھے بھول گئے؟وہ کیوں بھول گئے کہ مستقیم کون تھا؟"

"آپ نے ان سے بات کی تھی؟ کیا انہوں نے خود کہا تھا کہ انہیں آپکا بھروسہ نہیں؟ کیا انہوں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ نے ان کا مان توڑا تھا؟" مستقیم نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہر بات کہی نہیں جاتی، رویئے کسی کے کچھ کہے بغیر محسوس کر لیے جاتے ہیں۔" زرش پھیکا سا مسکرائی تھی۔

"مستقیم کیا آپکے والد کی محبت اتنی بے ضرر تھی کہ آپ نے صرف رویئے کی بنیاد پر اسکے لیے کوشش کرنے کی بجائے اسے حالات کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا؟"

زرش کے سوال پر اس نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

"انکی محبت بے ضرر نہیں سب سے اہم ہے۔" اسکے تیزی سے دیے گئے جواب پر زرش مسکرائی تھی۔

"پھر آپ نے ان سے کانٹیکٹ کیوں نہیں کیا؟ کیوں ان سے کوئی بات نہیں کی؟ کیوں ان سے سوال نہیں کیا کہ جب آپ کو انکی سب سے زیادہ ضرورت تھی تب

وہ پیچھے کیوں ہٹ گئے ؟ کیوں انکے احساسات جانے بغیر خود سے ہی ہمیشہ کی جدائی کا فیصلہ کرلیا؟"سامنے والی سائیکالوجسٹ ہی نہیں بلکہ جادو گرنی تھی جو نہ صرف اسکا دماغ بلکہ دل بھی پڑھ رہی تھی۔

"میں ڈرتا ہوں۔"

"کس چیز سے؟"

"مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے ان سے کھل کر بات کی تو وہ بھی کھل کر مجھے کہیں گے کہ میں نے انکا سر جھکا دیا، وہ کہیں گے انہیں افسوس ہے کہ میں انکا بیٹا ہوں۔ میں نے صرف انکی محبت دیکھی ہے میں انکے سامنے جانے سے انکی ناراضگی، انکا غصہ، انکی بدگمانی دیکھنے سے ڈرتا ہوں۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے دھتکار دیں گے۔"وہ اسکی آنکھوں میں چھپا خوف دیکھ رہی تھی۔

"مستقیم کیا ہوا اگر آپکو پتہ چلے کہ یہ اور کچھ نہیں بس آپکی خود ساختہ بے معنی ازنپشنز ہیں؟"زرش نے یہ بات یوں ہی نہیں کہی تھی وہ جانتی تھی کہ جبرائیل

www.novelsclubb.com

صاحب اس سے بدگمان نہیں ہیں، وہ جانتی تھی جتنا فخر اور محبت جبرائیل صاحب کو مستقیم سے تھی اتنی کسی سے نہیں تھی۔

وہ مستقیم کی بات پر ایز آسائیکا لوجسٹ یقین کر لیتی اگر اس نے ہر دوسرے دن جبرائیل صاحب کے منہ سے مستقیم کے لیے فخریہ جملے نہ سنے ہوتے۔ شروع شروع میں تو اسے سب گھر والوں پر غصہ آجاتا تھا کیوں یہ سب لوگ ایک ایسے ناشکرے شخص سے اتنی محبت کرتے ہیں اور اسے اتنا یاد کرتے ہیں جو غلطی کر کے معافی مانگنے کی بجائے گھر چھوڑ کر چلا گیا اور پھر پلٹ کر دیکھنا بھی مناسب نہ سمجھا؟

"یہ از نیشنز نہیں ہیں زرش! یہ سچ ہے۔" اسکے براہ راست اسے ڈاکٹر سے زرش پکارنے پر ایک لمحے کے لیے زرش سن ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ابو نے اپنا گھر اللہ کے لیے چھوڑا تھا، اللہ کی راہ پر چلنے کے لیے وہ بڑے ابا کے خلاف کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی تھوڑی سی حلال کمائی سے بہت محنت اور مشقت سے ہم سب کی پرورش کی تھی کتنے آرام سے بڑے ابا نے، میرے چچا

نے اور خاندان والوں نے کہہ دیا کہ اللہ نے جبرائیل کو سزا کی شکل میں مجھ جیسا کرپٹ بیٹا دیا ہے۔ کتنی آسانی سے سب نے کہہ دیا کہ میرے بابا یہی ڈیزرو کرتے تھے۔ کتنی آسانی سے سب نے کہہ دیا کہ جبرائیل نے اپنے باپ کی نافرمانی کی، اسی لیے اسے نافرمان اولاد ملی۔ میری ایک غلطی صرف ایک غلطی نے میرے باپ کی اتنے عرصے کی محنت اور مشقت پر پانی پھیر دیا میں کیسے انکا ساں ما کر سکتا ہوں؟ میں کیسے ان سے نظریں ملا سکتا ہوں؟ میں کس منہ سے ان سے معافی مانگوں؟"

زرش نے مستقیم کی جانب افسوس سے دیکھا، یہ سچ تھا بڑے ابا ابو کے لیے ایسے ہی الفاظ استعمال کرتے تھے لیکن اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ دوسروں کی وجہ سے اپنوں سے دور ہو جاؤ۔

"مستقیم اگر آپ کے والد نے وہ ساری محنت اللہ کی خاطر کی تھی تو آپ کیوں اسکے صلے کی امید انسانوں سے رکھ رہے ہیں۔" ان لفظوں نے چلتی ہوا کو روکا تھا، سالوں کی مسافت طے کرتی سمندر کی تنہا کشتی کو ساحل دکھایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مستقیم! اگر آپ کے بابا نے سب اللہ کے لیے کیا تو عزت کی اور تعریف کی امید انسانوں سے کیوں؟" مستقیم لاجواب سا دنگ بیٹھا تھا۔

"مستقیم جنہیں اللہ سے محبت ہوتی ہے وہ لوگوں کی پرواہ نہیں کرتے، انہیں لوگوں سے اپنی سٹرگل کا صلہ نہیں چاہیے ہوتا کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ انکا صلہ اللہ کے بینک میں جمع ہو رہا ہے، ایک دن ایسا آئے گا جب انکا صلہ انکے سپرد کر دیا جائے گا، ایک دن آئے گا جب انہیں عزت بخشی جائے گی۔ وہ دنیوی عزتوں اور تعریفوں کے پیچھے نہیں بھاگتے نہ دنیوی ذلت سے انکے سر جھکتے ہیں۔ مستقیم اپنی خود ساختہ دنیا سے باہر نکلو خود سے رائے قائم کر کے خود کو ڈیگریڈ کرنے کی بجائے اپنوں کے احساسات کو سمجھو۔ ان سے بات کرو۔ زمین اور وقت کے فاصلوں نے جو غلط فہمیوں کی دیواریں کھڑی کی ہیں انہیں گراؤ۔" مستقیم نے لیپ ٹاپ کی سکرین پر ٹھہرے لفظوں کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"سائیکالوجسٹ زرش فاطمہ!" وقت نے اس لڑکی کو مظبوط بنادیا تھا اور اسے کمزور۔

"مسٹر مستقیم نیوروسائنس کے انسٹیٹیوٹ کے سروے کے مطابق سب سے کامن سائیکاٹرسٹ النس ڈپریشن ہے۔اور اسکا علاج مریض نے خود کرنا ہوتا ہے میرا کام آپکو راستہ دکھانا تھا وہ میں نے دکھایا اگلا کام آپکا ہے۔محنت اور کوشش آپ نے کرنی ہے۔اور یقین کریں آپ کر سکتے ہیں۔میں آپکو آپکی اسیسمنٹ بھیج دوں گی وہ آپ نے روز کے روز حل کر کے مجھے بھیجنی ہے۔اس میں کچھ مختلف نہیں ہے بس آپکے موڈ اور بیہیوئیر سے ریلیٹڈ کوسچنز ہیں۔جس سے مجھے آپکی سچویشن کا اندازہ ہوتا رہے گا۔آپ کے ڈپریشن کی سویرٹی اور ٹریٹمنٹ کا رسپانس پتہ چلتا رہے گا۔" مستقیم نے بات کو سمجھتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی۔

"آپ ڈپریشن کی ادویات بھی لیتے رہے ہیں؟ کیا اب بھی لیتے ہیں؟ اور اسکے کیا اثرات تھے؟"

"دو سال پہلے لینا شروع کی تھی کچھ ہی وقت بعد چھوڑ دی کیوں کہ اس سے وقتی سکون ملتا تھا اور مجھے وقتی سکون نہیں چاہیے۔"

"یہ دنیا تو امتحان کی جگہ ہے یہاں تو وقتی سکون بھی بڑی نعمت ہے۔" مستقیم کو اسیسمنٹ شیٹ سینڈ کرتے ہوئے وہ بولی تھی۔ اسی وقت مستقیم کی لیپ ٹاپ سکرین پر اسکی طرف سے آئی میل پاپ اپ ہوئی تھی۔

"جس سکون سے دل مطمئن نہ ہو وہ نعمت نہیں ہوتا۔" اسکی بات پر وہ خاموش ہو گئی تھی۔ مستقیم نے اپنی لیپ ٹاپ سکرین پر اسیسمنٹ شیٹ کھول لی تھی۔

سب سے اوپر بڑے حروف میں 'پیشنٹ ہیلتھ کو یسچنئیر' درج تھا۔

وہاں کچھ سوالات درج تھے۔

www.novelsclubb.com

"مسٹر مستقیم؟" زرش کے پکارنے پر اس نے وہ شیٹ بند کر دی۔

"آپکے پیشنٹ ہیلتھ کو سچنئیر کی بیس پر میں آپ کو سکور زدوں گی جس کے بحالف پر آپ اپنے ڈپریشن کو خود اسیس کر پائیں گے۔ اگر مجھے آپکا ڈپریشن سوئیر لگا تو میں

آپ کو سگیسٹ کروں گی کہ آپ سائیکاٹرسٹ کے پاس جا کر اینٹی ڈپریسنٹ بھی لیں۔ وہ دوایاں بے وجہ نہیں ہوتیں انکا اثر دیر سے محسوس ہوتا ہے اور لگتا ہے کہ وقتی ہے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ ہمارے دماغ میں کئی کیمیکلز موجود ہیں جو ایک سیل سے دوسرے سیل تک سگنلز پہنچاتے ہیں اور ڈپریشن میں دو خاص کیمیکلز جنہیں سیروٹونن اور نارایڈرینلین کہا جاتا ہے انکی کمی ہو جاتی ہے۔ ایسے میں اینٹی ڈپیریسنٹ ایسی کمی کو پورا کرتی ہے. اسی لیے اینٹی ڈپیریسنٹ لینے میں کوئی برائی نہیں اس کے علاوہ آپکی اسیسمنٹ کے اگلے صفحے پر آپکی اسائنمنٹ موجود ہے۔

ڈپریشن کو کم کرنے کے لیے آپکا جسمانی طور پر صحت مند ہونا بھی بہت ضروری ہے اسی لیے آپ نے روز صبح اٹھ کر پہلے ایکسر سائز کرنی ہے، کچھ وقت ان لوگوں کو دینا ہے جن سے بات کر کے دل کو سکون ملتا ہے خاص طور پر اپنے والدین سے، کام کے علاوہ کچھ وقت اپنے مشغلوں کو دیں تاکہ آپکی کچھ محنت دل کی خوشی کے لیے بھی ہو، اچھی نیند لیں، وٹامن ڈی لیں اور زیادہ سے زیادہ خوش رہیں۔" اسکی تمام انسٹرکشن پر اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا۔"

"کوشش نہیں، محنت کرنی ہے۔" اسکے اگلے حکم پر وہ اپنی مسکراہٹ چھپا گیا اور سر اثبات میں ہلا دیا۔

"یہیں ہمارے آج کے سیشن کا اینڈ ہوتا ہے امید ہے اگلا سیشن آخری ہو گا۔ اسی لیے آپ نے مکمل کوشش کرنی ہے۔ اسیسمنٹ پر مینشن اسائنمنٹ کرنے اور ان کو ٹیسچنئرز کو حل کرنے کی۔" مستقیم نے اثبات میں سر ہلا دیا

"اگلا سیشن کب ہو گا؟"

"یہ میں آپکی اسیسمنٹ شیٹ کے سکورز دیکھنے کے بعد ڈسائڈ کروں گی، تب تک آپ نے خود پر محنت کرنی ہے۔" مطلب تب تک اب وہ اسکی آواز نہیں سن پائے گا؟ دل ایک دم سے اداس ہوا زرش نے الوداعی کلمات کہہ کر میٹنگ اینڈ کر دی۔

اس نے اسیسمنٹ شیٹ کھولی اور اسے تفصیل سے دیکھنے لگ گیا، اس نے اب ان سوالات پر دھیان دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج کس بات پر خوشی مانند ہوئی؟

آج موڈ کب، کس کے ساتھ اور کس بات پر ڈپریشن کی طرف لے گیا؟

کیا آج آپ نے نیند میں ڈسٹربنس محسوس کی؟

آج آپکا انرجی لیول کیسا تھا؟

آج آپکی بھوک میں کسی قسم کی تبدیلی ہوئی؟

آج کوئی ناکامی کا احساس ہوا؟

آج کسی بھی کام کی جانب توجہ مبذول کروانے میں دشواری ہوئی؟

آج کسی قسم کی بے چینی ہوئی؟

www.novelsclubb.com

آج کسی بھی وجہ سے خودکشی کا خیال آیا؟

آخری سوال پڑھ کر وہ مسکرایا تھا اسکا ڈپریشن یقیناً معمولی ہی تھا کیونکہ کبھی بھٹک کر بھی اسکے دماغ میں خودکشی کا خیال نہیں آیا تھا یا شاید اسے علم تھا کہ خودکشی حرام تھی۔

میٹنگ اینڈ کر کے لیپ ٹاپ بند کر کے اس نے سامان سمیٹا اور گھڑی پر وقت دیکھا دو بج چکے تھے۔ آج کی میٹنگ چار گھنٹے کی گئی تھی وہ رات کے وقت اتنے لمبے سیشنز کے حق میں نہیں تھی کیونکہ اس وجہ سے اسکی اپنی نیند ڈسٹرب ہوتی تھی لیکن آج وہ چاہ کر بھی میٹنگ اینڈ نہیں کر پائی تھی۔ موبائل تھامنے پر اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"ٹو ہنڈرڈ تھرٹی فائیو مسڈ کالز!" اس نے تیزی سے موبائل ان لاک کیا۔ تمام مس کالڈ ہسپتال سے تھیں اور سب سے زیادہ ڈاکٹر شاہد کی کالز تھیں۔ اس نے فوراً سے بھی پہلے ڈاکٹر شاہد کو کال بیک کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر زرش کہاں ہیں آپ کتنی کالز کی آپکو؟"کال اٹینڈ کرتے ہی وہ بھڑک پڑے تھے۔

"میں کانسلنگ میں مصروف تھی آپ بتائیں خیریت ہے؟"زرش نے بے چینی سے سوال کیا تھا۔

"نہیں خیریت ہی تو نہیں ہے آپکی کسی کلائنٹ نوشابہ نے ہسپتال کی چھت سے کود کر خودکشی کرلی ہے اور اسنے آپ پر الزام لگایا ہے۔"ڈاکٹر شاہد آخری بات جھجھک کر بولے تھے۔

"کیا...خودکشی کیسے؟اوہ گاڈ نوشابہ نے خودکشی کرلی...اور مجھ پر کیسا الزام؟"اس خبر سے زرش کے جسم کا خون نچڑ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہی کہ آپ نے اسے خودکشی پر مجبور کیا ہے۔"زرش دنگ تھی۔

"ڈاکٹر شاہد میں ایسا کیوں کروں گی؟ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔اور اسکا آخری سیشن میں نے چار ماہ پہلے لیا تھا اب تو وہ میری کلائنٹ بھی نہیں تھی۔" وہ ایک دم روہانسا سی ہو گئی تھی۔

"میں جانتا ہوں آپ نے کچھ نہیں کیا۔اسکی لاش کو پولیس پوسٹ مارٹم کے لیے لے گئی ہے۔میں نے یہ کال آپکو پریشان کرنے کے لیے نہیں بلکہ آپکو آگاہ کرنے کے لیے کی ہے، آنے والا وقت بہت مشکل ہو سکتا ہے اپنے آپ کو اس کے لیے تیار رکھیں اور گھبرائیں نہیں ہم سب آپکے ساتھ ہیں آپکو کچھ نہیں ہو گا۔" اسکی آنکھوں میں گلابی سی نمی ابھری تھی۔اس نے کال کاٹ دی۔اسی وقت اسکا دروازہ تیزی سے کھٹکا تھا۔اسنے دروازہ کھولا تو سامنے حیران اور خوف زدہ سا اواہان کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زرش یہ ٹی وی پر کیا خبر چل رہی ہے، تمہاری کلائنٹ کی خودکشی کا تم سے کیا تعلق ؟"اوہان کو سامنے دیکھ کر اسکی ہمت جواب دے گئی وہ روتے ہوئے اس کے سینے لگ گئی۔

"میں نے کچھ نہیں کیا اوہان، میں کچھ نہیں جانتی یہ کیسے ہوا، میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔"وہ روتے ہوئے اپنی صفائی بیان کر رہی تھی۔اوہان کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں، زرش کو ایک مرڈر میں پلانٹ کیا گیا تھا یہ عام بات نہیں تھی۔باقی گھر والے بھی زرش کی آواز سن کر نیند سے جاگ کر اوپر آ گئے تھے۔اس وقت وہ ایک دوسرے کا سہارا تھے۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

محبت کے رشتوں میں خاموشی نہیں آنی چاہیے، خاموشی دیمک کی طرح رشتوں کی خوبصورتی کھا جاتی ہے۔کاش اس نے اپنے باپ کی محبت کو خاموش ناراضگی دکھانے کی بجائے ان سے شکوہ کیا ہوتا۔

اس نے آنکھیں بند کیں تو ایک لمحہ آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

ترکی کی جانب جانے والی فلائٹ پر بیٹھے جہاز کی کھڑکی سے ایک آخری اداس نظر اپنے روشنیوں کے شہر پر دوڑا کر اس نے سر سیٹ سے لگا کر آنکھیں موند لیں تھیں۔ ناجانے یہ آسمان پر پھیلے اندھیرے کا اثر تھا یا اپنوں سے دوری کا خیال کہ اسکا دل بالکل بجھا ہوا تھا؟ وہ خاموشی سے اپنے ملک سے نہیں بلکہ اپنوں سے بہت دور جا رہا تھا وہ بھی اپنے باپ سے ناراض ہو کر۔ پتہ نہیں وہ ان سے ناراض تھا یا وہ اس سے...؟

ناراضگی جس طرف سے بھی تھی، گہری تھی اور خاموش بھی!

"ناجانے کتنے سالوں تک اب وہ اپنے ابو کو نہیں دیکھ پائے گا؟ ناجانے کتنے عرصے کے لیے اسے ان کی کھلکھلاتی ہنسی سننے کا انتظار کرنا پڑے گا؟ ناجانے کب وہ اسے 'میرے دل کا ٹکڑا مستقیم جبرائیل' کہہ کر پکاریں گے؟" اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔ اس دن پہلی دفعہ احساس ہوا تھا کہ اس دنیا میں اسے جتنی محبت اپنے باپ

www.novelsclubb.com

سے تھی اتنی محبت کسی سے نہیں تھی۔اس دن پہلی بار احساس ہوا تھا کہ اسے خوشی اپنی کامیابی سے زیادہ اس کامیابی پر ابو کی آنکھوں کی چمک کی ہوتی تھی۔اس دن پہلی بار احساس ہوا تھا کہ وہ انکی محبت،انکے بھروسے اور انکے ساتھ پر ہی تو وہ جیتا تھا۔محبت اب بھی تھی اور شاید پہلے سے کہیں زیادہ تھی لیکن بھروسہ ٹوٹتے ہی ساتھ بھی چھوٹ گیا تھا۔اسے یاد آیا تھا، بچپن میں برآمدے کے لکڑی کے گارڈر میں چڑیوں کے گھونسلے کو دیکھ کر اس کے سوال پوچھنے پر ابو بتایا کرتے تھے کہ انکے بچے بڑے ہو کر اپنی منزل ڈھونڈنے کے لیے، اپنا نیا آشیانہ بسانے کے لیے اڑ جاتے ہیں۔تب دل میں خیال آتا تھا کہ کتنے بے وفا بچے ہوتے ہیں چڑیوں کے جو اپنے ان ماں باپ کو اکیلا کر جاتے ہیں جنھوں نے گرمی سردی کا خیال کیے بغیر انکی خاطر چوگا اکٹھا کر کے خود بھوکا رہ کر انہیں پالا ہوتا ہے۔جب ابو بکر گجرانوالہ گیا تھا اور نویرہ کی شادی ہوئی تھی تو پہلی دفعہ لگا تھا کہ ابو بکر بھائی اور نویرہ باجی دونوں ہی ان چڑیوں کے بچوں جیسے ہیں...بے وفا! تب سوچا تھا کہ وہ ان جیسا نہیں ہو گا... لیکن وہ بھی ان چڑیوں کے بچوں کی طرح بے وفا ثابت ہوا تھا۔اب اسے چڑیوں

کے وہ بچے اور اپنے بہن بھائی غلط نہیں لگ رہے تھے۔اسے آج پہلی بار لگا تھا کہ اڑنا سبھی کو ہوتا ہے اپنی منزلوں کے پیچھے۔ماں باپ تو اولاد کو ہی اپنی منزل بنا لیتے ہیں لیکن اولاد میں اتنا ظرف نہیں ہوتا کہ انکی خاطر اپنی منزلیں چھوڑ دیں۔گہری سوچوں میں گم وہ کب نیند میں اتر گیا پتہ ہی نہیں چلا۔

••••••••••••••••••••••••••••

موبائل کی گھنٹی کی آواز خاموش کمرے میں گونج رہی تھی۔وہ ابھی آدھا گھنٹہ پہلے ہی کانسلنگ کے بعد سویا تھا۔فون کی بجتی مسلسل گھنٹی نے اسکی گہری نیند میں خلل پیدا کیا، نیند میں گونجتی گھنٹی نے اسے چونک کر ایک دم اٹھنے پر مجبور کیا۔اس نے تیزی سے آنکھیں کھولی تھیں۔یہ ٹیون اسکے موبائل کی گھنٹی کی تو نہیں تھی یہ ٹیون اسکے پرانے موبائل کی تھی جو اس نے خصوصاً اس موبائل پر ایک مخصوص نمبر پر لگائی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ تیزی سے بستر سے اٹھا تھا۔ موبائل دور ورک ٹیبل پر پڑا بج رہا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے موبائل کی جانب بھاگا تھا اور سکرین پر روشن نام پر اسکی دنیا واقعی تھم گئی تھی۔

اس نے ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر فون اٹینڈ کیا۔

"ابو؟" اس کی بیتاب سی آواز نے دوسری جانب کسی اور کی بھی دنیا روک دی تھی۔

"ابو؟ آپ ٹھیک ہیں؟" وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔

"ابو!" اس بار اس نے نرمی سے پکارا تھا وہ فون پر انکی سانسوں کی آواز سن پا رہا تھا۔

دوسری جانب ٹیرس پر کھڑے جبرائیل صاحب آسمان پر نظریں جمائے کان پر فون لگائے کھڑے تھے۔ سامنے والے گھر کے باہر جلتی سفید بتی انکی آنکھوں میں گلابی سا تاثر ظاہر کر رہی تھی۔ فون کرنے کی ہمت کر لی تھی لیکن بات کرنے کی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی۔

کان پر فون لگائے وہ ورک ٹیبل کے سامنے پڑی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا۔ نا جانے کیوں آنکھوں میں کچھ گیلا گیلا محسوس ہو رہا تھا۔

"ابو!" اس نے بہت اپنایت سے پکارا تھا بالکل ویسے جیسے وہ ہمیشہ پکارتا تھا، کئی لمحے خاموشی کے نظر ہو گئے۔

"ابو! اچھا وقت کیا بچپن کا محتاج ہوتا ہے؟" اس کی آواز میں نمی تھی۔

"یا شاید اپنوں کا محتاج ہوتا ہے" اپنے سوال کا جواب بھی اس نے خود ہی دیا تھا بے بسی سے۔

"آپ کو یاد ہے ابو جب ہم چھوٹے تھے تب ہمارے پاس زیادہ پیسے نہیں ہوتے تھے لیکن تب ہماری خوشی سچی تھی۔ اب جب ہم بڑے ہو گئے ہیں ہمارے پاس پیسے بہت ہیں لیکن خوشی کھوکھلی سی ہو گئی ہے!" نا جانے آج کتنے عرصے بعد وہ اپنے ابو سے بات کر رہا تھا۔

"ابو کیا پرانا وقت واپس نہیں آسکتا؟" وہ حسرت سے ان سے سوال کر رہا تھا۔

"مستقیم! میرے دل کے ٹکڑے!" یہ الفاظ سننے کے لیے اس کے کان نا جانے کتنے سالوں سے ترسے ہوئے تھے۔

"واپس آجاؤ!" جبرائیل صاحب کی آواز بھاری تھی، وہ رو رہے تھے؟ مستقیم تیزی سے سیدھا ہوا تھا۔

"ابو آپ رو رہے ہیں؟" مستقیم کی آواز میں تکلیف اور حیرت بیک وقت تھی۔

"مجھے اپنے بیٹے کی ضرورت ہے، مستقیم واپس آجاؤ!" وہ منت کرنے کے انداز میں بولے تھے۔

"ابو گھر میں سب ٹھیک ہے نا؟ کیا ہوا ہے؟ آپ کیوں رو رہے ہیں۔" مستقیم کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر گال پر بہہ گیا۔ وہ کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ادھر ادھر چکر لگانے لگ گیا۔

"میں نے اپنے بیٹے کو پکارنے میں بہت دیر کر دی، مستقیم اب تم دیر نہ کرنا۔" انکی بات پر اس کے بے چین قدم تھم گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ابو!" وہ بے بسی سے بولا تھا۔

"مستقیم جبرائیل! کیا میں انتظار کروں اپنے بیٹے کا؟" ان کے سوال پر مستقیم نے بے اختیار نم آنکھوں سے سر اثبات میں ہلا دیا تھا جیسے وہ اسے دیکھ رہے ہوں۔

"ابو آپ انتظار کریں میں دیر نہیں کروں گا، میں مزید بالکل بھی دیر نہیں کروں گا۔" نم آنکھوں سے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"میں انتظار کر رہا ہوں!" دوسری جانب جبرائیل صاحب بھی مسکرائے اور فون بند کر دیا۔ کسی نے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ پلٹے ابو بکر پیچھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

وہ ابو بکر کے ساتھ ٹیرس سے لاؤنج میں داخل ہوئے۔ رات تین بج جانے کے باوجود آج بچوں کے علاوہ سب جاگ رہے تھے۔ زرش صوفے پر خدیجہ بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتی کچھ سمجھا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اوہان اور زریب ایک طرف پریشان سے بیٹھے تھے اور نویرہ نیچے سے چائے بنا کر لائی تھی۔ مائرہ ایک صوفے پر بیٹھی روتی ہانیہ کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

سب گھر والوں کی نیند اڑ چکی تھی۔

"زرش بیٹے پریشان نہ ہو، کچھ نہیں ہو گا! آپ اکیلی نہیں ہو۔ ہم سب آپکے ساتھ ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ بہادر بنو!" جبرائیل صاحب صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے تو زرش مسکرا دی۔

"میں ٹھیک ہوں ابو! مجھے معلوم ہے اللہ اور آپ سب میرے ساتھ ہیں۔" دل میں خوف اور پریشانی ہونے کے باوجود وہ اعتماد سے بولی تھی جبرائیل صاحب کے ساتھ ساتھ سب ہی مسکرا دیے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میری بہادر منی!" خدیجہ بیگم جھک کر اسکے سر کو چوم کر محبت سے بولی تھیں۔

"خدیجہ بیگم کل ناشتہ مستقیم کی پسند کا بنائیے گا۔" جبرائیل صاحب کی بات پر ابو بکر کے علاوہ سب نے انہیں چونک کر دیکھا تھا۔

"مستقیم آرہا ہے؟" خدیجہ بیگم نے حیرت سے پوچھا تو جبرائیل صاحب نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا۔

"کیا اس نے کہا ہے کہ وہ صبح آرہا ہے؟"

"نہیں لیکن میں جانتا ہوں کل ناشتہ وہ ہمارے ساتھ کرے گا۔" خدیجہ بیگم نے ایک آئی بر و اٹھا کر انہیں مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"خدیجہ بیگم جیسے آپکا بیٹا آپکی بس ایک کال پر اڑ کر گجرانوالہ سے قصور پہنچ جاتا تھا بالکل ویسے ہی میرا بیٹا بھی صرف ایک کال پر اڑ کر کراچی سے لاہور پہنچ جائے گا آپ بس اسکا ناشتہ تیار رکھیے گا۔" جبرائیل صاحب کا اشارہ ابو بکر کی طرف تھا، اب ان کے چہرے پر ایک الگ ہی رونق تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھتے ہیں!" کندھے اچکا کر نم آنکھوں سے خدیجہ بیگم مسکرا کر چیلنجنگ انداز میں بولی تھیں۔ وہ جانتی تھیں مستقیم جبرائیل صاحب کی ایک پکار کے انتظار میں

دور بیٹھا تھا، اب وہ پکار اس تک پہنچ چکی تھی یقیناً کل ناشتہ پوری فیملی ایک ساتھ کرنے والی تھی۔

"اب مستقیم جبرائیل کو مزید میری کانسلنگ کی ضرورت نہیں۔" جبرائیل صاحب اور خدیجہ بیگم کے چہرے کی رونق دیکھ کر اس نے مسکرا کر سوچا تھا۔

•••••••••••••••••••••••

آج کی صبح بہت پر رونق تھی گھر میں ایک عجیب سی ہلچل مچی ہوئی تھی۔ کچن سے مختلف کھانوں کی اٹھتی خوشبو ماحول میں رچ بس رہی تھی۔ سات بجے کے قریب ایک سفید گاڑی گھر کے گیٹ کے سامنے رکی تھی۔ اسی لمحے گھر کا گیٹ بھی کھلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"خوش آمدید مستقیم جبرائیل!" گاڑی سے نکلتے مستقیم کا استقبال جبرائیل صاحب نے بازو پھیلا کر کیا تھا وہ جہاں تھا وہیں رک گیا تھا۔

وقت اور ہوا بھی شاید تھم گئی تھی۔

ایک...دو... تین...چار...پانچ...چھ...سات سال!

سات سالوں کا عرصہ کم نہیں ہوتا،اپنوں سے دور رہنے کو،سات سال کا عرصہ کم نہیں ہوتا۔

کئی منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے تھے۔

وہ سفید سنگ مرمر کی مسجد میں مغرب کے بعد جبرائیل صاحب کے سامنے کھڑا تھا اور جبرائیل صاحب فخر سے اسکا تعارف کروا رہے۔

ہسپتال کے کاریڈور میں وہ دونوں باپ بیٹے نم آنکھوں سے ایک دوسرے کے گلے لگے ایک دوسرے سے اپنی تکلیف چھپا رہے تھے۔

کرسی پر بیٹھے جبرائیل صاحب کے ساتھ انکا ہاتھ تھام کر بیٹھا مستقیم جبرائیل انہیں اپنی جاب کے لیے منا رہا تھا۔

جیل کی سلاخوں کے پیچھے کھڑا جبرائیل صاحب کا منتظر مستقیم جبرائیل۔

کمرہ عدالت میں جھکے سر والے جبرائیل صاحب کو دیکھتا مستقیم جبرائیل۔

ائیرپورٹ پر جبرائیل صاحب کو ڈھونڈتا مستقیم جبرائیل۔

"مستقیم! میرے دل کے ٹکڑے!" جبرائیل صاحب کے محبت سے پکارنے پر تمام مناظر ہوا میں تحلیل ہو گئے تھے اور وہ اپنے باپ کے سامنے کھڑا تھا گلے شکوے لے کر۔ جبرائیل صاحب نے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے اسکے قدم تو جیسے وہیں جم سے گئے تھے۔ قریب آکر انہوں نے اپنے بازو پھیلائے تھے۔ مستقیم کی آنکھوں میں گلابی رنگ کا تاثر بڑھا تھا۔

اس وقت آس پاس کے گھروں سے بچے نکل نکل کر سکولوں کی طرف جا رہے تھے۔ آج ان کے گھر کے بچوں کی سکول سے چھٹی تھی کیونکہ آج مستقیم جبرائیل لوٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابو کیا میں آپکا بھروسہ ڈیزرو نہیں کرتا تھا؟" جبرائیل صاحب کے اسے گلے لگانے پر وہ چاہ کر بھی زبان پر آیا شکوہ نہ روک سکا تھا۔ جبرائیل صاحب کی آنکھوں

سے آنسو کا ایک قطرہ نکل کر انکے پر نور چہرے پر بہہ گیا تھا۔ مستقیم کے ایک جملے نے گزرے تمام ماہ وسال انکے لیے تازہ کر دیے تھے۔

"میرا بیٹا میرا امان، میرا بھروسہ، میرا فخر، میری محبت سب ڈیزرو کرتا تھا لیکن میں اپنے بیٹے کو کچھ نہ دے سکا۔ مجھے معاف کر دو!" انکے اتنے محبت اور مان سے کہنے پر مستقیم نم آنکھوں سے زور سے ان سے لپٹ گیا تھا۔

"ماں یاد بھی ہے یا باپ کو دیکھ کر سب بھول گیا؟" خدیجہ بیگم کے مصنوعی غصے سے اس کے کندھے پر ایک چپت لگا کر کہنے پر جبرائیل صاحب اور مستقیم ایک ساتھ ہنس دیے تھے۔

"مستقیم جبرائیل کو سب بھول سکتا ہے، لیکن خوبصورت سی مسز جبرائیل نہیں بھول سکتیں۔" خدیجہ بیگم کو خود سے لگاتے ہوئے وہ محبت سے بولا تھا۔ تبھی اسکی نظر دروازے پر کھڑے زریب، ابو بکر، نویرہ اور مائرہ پر گئی تھی۔ زریب کو اپنے قدموں پر کھڑا دیکھ کر اسے کتنی خوشی ہوئی تھی وہ شاید ہی بیان کر سکتا۔

www.novelsclubb.com

"ماموجان!"اذلان کے چیخ کر اسے پکارنے پر اسکی نظر ٹیرس پر گئی تھی۔زوہا اور اذلان باقی بچوں کے ساتھ ٹیرس پر کھڑے اسے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ مستقیم کے لیے امل، حدید اور مائرہ کی طرح ہانیہ بھی نئی تھی۔اس نے ہانیہ کی تصاویر دیکھی ہوئی تھیں ابو بکر کی سوشل میڈیا پروفائل پر۔ہانیہ کو ٹیرس پر کھڑی امل نے اٹھایا ہوا تھا۔گھر آکر وہ سب سے ملا تھا۔وہ ابو بکر کی شادی پر نہیں آسکا تھا اسی لیے مائرہ اور امل حدید سے پہلی بار مل رہا تھا۔اسے نویرہ کی ہم عمر مائرہ اچھی لگی تھی۔سب کے درمیان وہ سب ایسے تھے جیسے ہمیشہ سے یہیں رہتے ہوں۔امل اور حدید اسے شرارتی سے لگے تھے۔

ٹی وی لاؤنج میں بچے اسے گھیر کر بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ماموجان! شام کو آپ مجھے اور حدید ماموں کو اپنی گاڑی پر گھمانے لے کر جائیں گے نا؟"مستقیم نے مسکرا کر ساتھ کھڑے اذلان کو مسلسل پچھلے پندرہ منٹوں سے فرمائشیں کرتے دیکھا۔

"صرف تم دونوں کو کیوں؟ ہم بھی ساتھ جائیں گے۔" امل فٹ سے بولی تھی۔

"بالکل ہم بھی جائیں گے۔" زوہا بھی بولی تھی۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے سب جائیں گے۔" مستقیم نے گود میں بٹھائی ہانیہ کو بازوؤں میں اٹھاتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"نہیں ماموں لڑکیاں گھر رہیں گی۔" اذلان کی اگلی فرمائش پر امل اور زوہا کا منہ کھل گیا تھا۔

"ٹڈے سے کی اپنے ماموں کو دیکھ کر دیکھو کیسے زبان چل رہی ہے۔" امل نے اسے گھور کر سوچا تھا۔

"اذلان بچے! آپکے ماموں نے تو واپس چلے جانا ہے رہنا آپ نے ہمارے ساتھ ہے اس لیے سوچ سمجھ کر بولو۔" امل کے صاف لفظوں میں مسکراہٹ کے ساتھ اذلان کو دھمکی دینے پر مستقیم ان بچوں کو دیکھتا رہ گیا۔

"بالکل!" زوہا امل کا ساتھ دیتی بولی تھی۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اذلان تمہیں کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا میرے ہوتے ہوئے۔" کب کا چپ بیٹھا حدید بھی غصے سے امل اور زوہا کو گھورتا بولا تھا۔

"اچھا بس بس کیا پانی پت کا میدان سجا لیا ہے، امل اور زوہا شاباش جا کر منی اور اوہان کو ناشتے کے لیے بلا لاؤ۔ اور حدید اور اذلان جا کر منہ ہاتھ دھو کر آؤ، کھانا بس لگ گیا۔" مستقیم کی گود سے ہانیہ کو اٹھاتے ہوئے خدیجہ بیگم نے بچوں کو اس کے پاس سے بھگا یا اور خود صوفے پر مستقیم کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔

"اس لمحے کے لیے میں نے کتنا انتظار کیا۔" مستقیم کا ہاتھ تھام کر وہ محبت سے بولی تھیں۔

"امی مجھے معاف کر دیں! میں نے آپکو اتنا انتظار کروایا۔" مستقیم شرمندہ سا بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں اب آ گئے ہو نا اب کہیں نہیں جانے دوں گی۔" وہ نم آنکھوں سے مسکرا کر بولی تھیں۔

"امی آپ ہانی کو مجھے پکڑائیں اور ناشتہ ریڈی ہے سب آجائیں۔" مائرہ نے آکر ہانیہ کو پکڑتے ہوئے اطلاع دی۔

"میری ڈاکٹر بیٹی کہاں ہے؟ صبح سے نیچے آئی ہی نہیں۔" ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے جبرائیل صاحب نے سوال کیا۔

"امل اور زوہا کو بھیجا ہے، اوہان بھی نیچے نہیں آیا ابھی تک۔" خدیجہ بیگم تعجب سے بولی تھیں۔

"نانو خالہ کو بخار ہے، اوہان ماموں نے بتایا ہے۔" تیزی سے سیڑھیاں اترتی زوہا نے آکر اطلاع دی۔

"خدیجہ بیگم آپ جاکر زرا دیکھیں، بخار کیسے ہو گیا؟" جبرائیل صاحب پریشانی سے بولے تھے۔

"امی آپ ناشتہ کریں میں دیکھتی ہوں۔" مائرہ ہانیہ ابو بکر کو تھماتے ہوئے بولی تھی۔

"نہیں آپ سب بیٹھ کر ناشتہ کرو میں دیکھتی ہوں۔" خدیجہ بیگم کرسی سے اٹھ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھیں۔ مستقیم خاموشی سے سب کو دیکھ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا یہ سب اسکی اس خالہ کے بچے ہیں جو پچھلے سات سالوں سے قومہ میں ہیں۔ دو سال پہلے مائرہ کی شادی اور انکی نانو کی وفات کے بعد سے خدیجہ بیگم سب کو اپنے گھر لے آئی تھیں۔ وہ فون پر امی سے ان سب کا ذکر سنتا رہتا تھا۔

....

"کیا ہوا ہے میری منی کو؟" خدیجہ بیگم کمرے میں داخل ہوتی پریشانی سے بولی تھیں۔ وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ اوہان اسکے سرہانے بیٹھا ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کر کر کے اسکے ماتھے پر رکھ رہا تھا اور امل سرہانے دوسری طرف پریشان سی بیٹھی زرش کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آنی بخار ہو گیا ہے، لگتا ہے زیادہ ٹینشن لے لی ہے اس کلائنٹ کی۔" اوہان اسکے ماتھے پر ٹھنڈی پٹی رکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ٹمپریچر چیک کیا ہے؟" امل کے بستر سے اٹھنے پر اسکی چھوڑی جگہ پر بیٹھتے ہوئے آنی نے زرش کا گرم ماتھا چھوتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ون زیرو ٹو ڈگری فارنہائٹ۔"

اتنے میں مائرہ ایک ٹرے لے آئی جس میں چائے کے ساتھ کیک رس اور پانی کا گلاس پڑا ہوا تھا۔

"زرش بچے اٹھو شاباش کچھ کھالو پھر ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔" آنی نے اسے گالوں سے تھپتھپا کر اٹھایا تھا۔

"آنی ابھی دل نہیں کر رہا۔" بند آنکھوں سے ہی وہ بولی تھی۔

"نہیں بیٹا کچھ کھاؤ گی تب ہی ڈاکٹر کے پاس جائیں گے نا، اٹھو شاباش! اور کیوں خود کو اتنا ٹینس کر کے بیمار کر لیا ہے؟ ابوبکر بھائی نے بتایا تو تھا کہ وہ معاملہ اتنا بڑا نہیں ہے، کیوں فکر کرتی ہو۔" آنی نے اور اوہان نے سہارا دے کر اسے اٹھایا تھا۔

"آپ نے ناشتہ کر لیا؟" زرش نے اٹھتے ہی ان سے سوال کیا تھا۔

"میں بھی کرلوں گی، پہلے آپ کھاؤ۔"کیک رس کو چائے میں ڈبو کے انہوں نے زرش کے منہ کے آگے کیا تھا۔

"مائرہ اوہان کا ناشتہ بھی اوپر لا دو۔اور امل بچے آپ جا کر نیچے ناشتہ کرو۔"

"آنی زرش کو میں ناشتہ کروا دوں گا آپ جا کر ناشتہ کریں۔"

"میری منی کے کھانے سے پہلے کچھ میرے حلق سے اترے گا؟"اوہان کی بات پر آنی زرش کو پانی کا گلاس تھماتے ہوئے بولی تھیں۔اوہان کے ساتھ ساتھ زرش بھی مسکرادی تھی۔

•••••••••••••••••••••••••••

ناشتے کے بعد بس کچھ دیر وہ ابو بکر، زریب اور جبرائیل صاحب کے پاس بیٹھا تھا اس کے بعد کمرے میں چلا گیا آرام کی غرض سے کیونکہ تقریباً رات اسکی جاگتے ہوئے ہی گزری تھی۔

وہ مشکل سے دو تین گھنٹے ہی سو پایا تھا کہ باہر سے عجیب سا شور اٹھنے کی آواز آئی تھی۔ وہ قدرے چونک کر بستر پر اٹھ بیٹھا تھا ویسے بھی اسکی نیند بہت کچی تھی زرا سی آہٹ پر بھی کھل جاتی تھی۔

عادت کے مطابق اس نے آج بھی سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ پاؤں میں جوتا پہنتا وہ دروازے کی جانب بڑھا تھا۔

"ایس پی صاحب اس معاملے سے ہماری بچی کا کوئی تعلق نہیں اسی لیے وہ تھانے نہیں جائے گی، ویسے بھی وہ بخار میں تپ رہی ہے۔" دروازہ کھولتے ہی اسے جبرائیل صاحب کی تیز آواز آئی تھی۔

"جبرائیل صاحب آپ بات کو سمجھنے کی کوشش کریں اس ڈاکٹر کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی گئی ہے۔ ہم بس اپنی ڈیوٹی کر رہے ہیں آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔" پولیس آفیسر تحمل سے بولا تھا۔ وہ حیران سا دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔

"کس بنیاد پر ایف آئی آر کاٹی گئی ہے؟ایک دماغی مریض کی کسی بھی اسٹیمنٹ کی قانونی طور پر کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔"ابو بکر کے دوٹوک انداز میں کہنے پر پولیس ممبر نے گہرا سانس لیا تھا۔

"کیا ہوا ابو؟پولیس کیوں آئی ہے؟"وہ کمرے کی دہلیز پر ہی دروازے کا ہینڈل تھامے متعجب سا کھڑا تھا۔

"ابو بکر صاحب کم از کم آپ سمجھنے کی کوشش کریں، گرفتاری کے آرڈرز اوپر سے آئے ہیں ایک دفعہ انہیں تھانے پیش کرنا پڑے گا۔باقی آگے آپ جانتے ہیں۔" پولیس والا ابو بکر کو جانتا تھا کیونکہ عدالت میں ابو بکر کا ٹکراؤ کئی پولیس ممبرز سے ہوتا رہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابو میں پولیس اسٹیشن جانے کو تیار ہوں۔میں مجرم نہیں ہوں جو چھپتی پھروں۔"سیڑھیوں کے اوپری حصے سے آئی آواز نے سب کو چونکا دیا تھا اور اسکی دنیا کو تو جیسے روک ہی دیا تھا۔کمرے سے نکلتے اسکے قدم ایک لمحے کو زنجیر ہوئے

تھے۔اس نے چہرہ اٹھاکر سیڑھیوں کے آخری زینے پر اسے ہی پایا جسکی دل کو توقع تھی۔

"سائیکالوجسٹ کانسلرزرش فاطمہ!"دروازے کے ہینڈل پر رکھا اسکا ہاتھ ایک دم ڈھیلا پڑ گیا تھا اور آس پاس کی دنیا شاید رک گئی تھی۔

سفید شلوار قمیص کے نیچے گلابی جاگرز پہنے سر پر گلابی دوپٹہ اسکارف کی شکل میں لپیٹے وہ قدم قدم زینے اتر رہی تھی۔چہرہ بالکل سرخ تھا جیسے بہت ساٹنٹ لگایا ہو۔

"زرش بچے ہم بات کر رہے ہیں نا؟"جبرائیل صاحب اس کے قریب جا کر بولے تھے۔

"ابو آپ کہتے ہیں نا کہ عزت دینے اور لینے والا اللہ ہے پھر بے فکر رہیں،پولیس اسٹیشن جانے سے میری عزت میں کمی نہیں آئے گی۔میں بے قصور ہوں جب تک اللہ نا چاہے کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔"مستقیم کے قریب سے گزر کر ٹی وی

لاؤنج کے درمیان میں آکر وہ بولی تھی۔اسکی گردن میں کوئی جھکاؤ نہیں تھا اور چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔

"میری بہادر بیٹی کا بخار ٹھیک ہے؟"خدیجہ بیگم اس کے قریب آکر اسکا ہاتھ تھام کر محبت سے پوچھ رہی تھیں۔زرش نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔

اوہان حدید اور اذلان کے ساتھ قریبی سٹور سے ابھی لوٹا تھا۔پولیس کو گھر کھڑے پا کر وہ ابو بکر کے پاس آ کھڑا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟"اس کے چہرے پر حیرت سے زیادہ پریشانی اور خوف تھا۔

"اوہان زرش کو پولیس اسٹیشن جانا ہو گا،اسکے خلاف ایف آئی آر کٹوائی گئی ہے۔"

ابو بکر اس کے قریب آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دھیما سا بولا تھا۔

"ایسے کیسے ایف آئی آر ہو گئی؟میری بہن کا اس سب میں کوئی قصور نہیں ہے۔"

ابو بکر بھائی کی بات پر اس نے صدمے سے جبرائیل صاحب کی جانب دیکھا اور پھر

زرش کے سامنے ڈھال کی مانند کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر پولیس کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

"مجھے اریسٹ وارنٹ دکھائیں۔" مستقیم پیچھے سے پولیس والے کے سامنے آکر بولا تھا اسے دیکھ کر ایک دم پولیس والا چونکا۔

"ڈی سی مستقیم جبرائیل صاحب آپ؟" وہ ایک دم سیدھا ہوا تھا۔

"جی ایس پی حماد میں ڈی سی مستقیم جبرائیل! اریسٹ وارنٹ دکھائیں مجھے۔" مستقیم کے سنجیدگی سے کہنے پر ایس پی حماد کے اشارے پر پولیس کانسٹیبل نے وہ ایف آئی آر مستقیم کو پکڑا دی۔

"اریسٹ وارنٹ ابھی جاری نہیں ہوئے۔" ایس پی حماد تھوڑا ہچکچا کر بولا تھا۔

"ایک الزام کی بنیاد پر کاٹی گئی ایف آئی آر پر بغیر اریسٹ وارنٹ کے آپ ملزم کو گرفتار کرنے آگئے؟ ایک الزام کی بنیاد پر تب تک ملزم کو پکڑا نہیں جا سکتا جب تک کوئی معقول اور قابلِ اعتبار ثبوت موجود نہ ہو اور یہاں تو الزام بھی قابلِ اعتبار

نہیں بلکہ ایک دماغی مریض کی جانب سے ہے۔ایس ایچ او صاحب آپ کو قانون دوبارہ پڑھنا چاہیے۔" مستقیم نے ایس ایچ او کو ایف آئی آر تھماتے ہوئے ٹھنڈے انداز میں کہا تھا۔

پچھلے سال کراچی میں قبضہ مافیہ سے زمینوں کو چھڑوانے والے معاملے میں ایس پی حماد مستقیم کے ساتھ تھا اسی وجہ سے وہ دونوں ایک دوسرے سے واقف تھے۔

"سر قتل ہونے والی لڑکی کے اہل خانہ نے ہم پر اوپر سے زور دلوایا ہے، وہ ہر حال میں اس ڈاکٹر کو سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں اب ہم خود اس معاملے کو دیکھ لیں گے۔" زرش دوسری جانب اوہان کے بائیں جانب اس کے سائے میں کھڑی سب کی طرح خاموش تماشائی تھی۔ وہ اللہ کو اپنا محافظ بنا کر ہی سامنے آئی تھی، اور اللہ اسکے محافظ بن گئے تھے، اسکی مدد کے لیے اللہ نے اپنے بندوں کو اسکے سامنے کھڑا کر دیا تھا۔

"عدالت کی طرف سے جب تک نوٹس نہیں آئے گا ہمارے گھر سے نہ تو کوئی پولیس اسٹیشن آئے گا اور نہ پولیس کی کوئی موبائل ہمارے گھر کے دروازے پر آنی چاہیے۔اور اگر آپکو میری بات سمجھ نہیں آئی تو شاید ایس ایچ او صاحب کی سمجھ آجائے۔" مستقیم جیب سے فون نکالتے ہوئے بولا تھا۔

"ارے نہیں مستقیم سر اس کی ضرورت نہیں۔ہم بغیر وارنٹ کے نہیں آئیں گے۔"وہ ایس پی پولیس ممبرز کو اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔

"اب اجازت دیں۔آپ لوگوں کا وقت ضائع کیا اس کے لیے معزرت!"وہ ایس پی اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا۔ مستقیم نے گہرا سانس لیا اور پلٹ کر اسکی جانب دیکھا جو گم سم سی کھڑی اسی کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبرائیل صاحب نے فخر سے مستقیم کے کندھے کو تھپتھپایا تو اس نے ایک نظر جبرائیل صاحب کو دیکھا اور پھر اسے جس کی آنکھوں میں گہری سنجیدگی تھی، مستقیم نے شاید ہی اتنی سنجیدگی کسی کی آنکھوں میں دیکھی ہو گی۔

اوہان نے پلٹ کر زرش کو خود سے لگایا تھا،اس کی دوسری جانب کھڑی خدیجہ بیگم نے بھی اسکا ماتھا چوما تھا وہ اب تک بخار کی شدت سے گرم تھی۔

"زرش! میری پیاری ٹھیک ہو؟" مائرہ نے اسکے ہاتھ کو تھام کر سوال کیا تھا۔اس نے ایک نظر سب پر دوڑائی اور نم آنکھوں سے مسکرادی۔اس لمحے اسکے دل نے صرف اللہ کو یاد کیا تھا۔جبرائیل صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔اسکی آنکھوں میں ڈھیر سارا پانی جمع ہو گیا اس نے ایک آخری نظر خود کو تکتے اس شخص پر ڈالی جسے اللہ نے اس کی زندگی میں ایک بار پھر فرشتہ بنا کر بھیجا تھا۔آس پاس کی آوازیں مدھم سے مدھم ہوتی گئیں۔سب اسے کچھ کہہ رہے تھے،شاید اسے پکار رہے تھے لیکن وہ نہیں سن رہی تھی۔جانے کیوں منظر بھی بدل رہا تھا؟

www.novelsclubb.com

"زرش...زرش...بیٹے کیا ہوا ہے؟...اٹھو...جبرائیل صاحب منی کو دیکھیں کیا ہوا...اوہان زرش کو اٹھا کر صوفے پر لٹاؤ...امل جاؤ پانی لاؤ جلدی!" بہت سی آوازیں مدھم ہوتی وہ سن رہی تھی،منظر کے غائب ہونے سے پہلے اسکی نظروں

نے اس شخص کے چہرے سے اسکے پاؤں کے انگوٹھے تک سفر کیا تھا اور بس پھر ایک دم اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا تھا۔

اس اندھیرے میں ایک نیا لیکن جانا پہچانا منظر ابھرتا گیا تھا۔

اندھیری رات میں پھوٹتی روشنی کی جانب سے وہ بغیر پیچھے دیکھے بھاگتی چلی جا رہی تھی۔ قدموں کی اڑتی خاک ہوا کے سنگ رقص کرتی ایک نئی کہانی تحریر کرنے جا رہی تھی۔

قدم لڑکھڑا رہے تھے،

قسمت ساتھ چھوڑ رہی تھی،

امیدیں ٹوٹ رہی تھیں،

وقت بیگانہ سا ہو رہا تھا،

آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے،

www.novelsclubb.com

روشنی اندھیرے میں گم ہو رہی تھی،

ہونٹ مسلسل مدد کے لیے پکار رہے تھے۔

ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو وقت تھما تھا۔ہوائیں چونکی تھیں۔امید پھر سے بندھی تھی۔آنکھوں سے بہتے آنسوؤں میں کمی آئی تھی۔

وہ سامنے کھڑا تھا۔

روشنی کا گولہ پھوٹا تھا شاید،

روشنی کی کرنوں سے کوئی نمودار ہوا تھا۔

کوئی سفید لباس میں ملبوس،

www.novelsclubb.com

کسی فرشتے جیسا،

کوئی محافظ،

بیگانہ ہو کر بھی کوئی شناسا،

اندھیرے میں ابھرتی روشنی جیسا،

آنکھوں میں بے شمار زمانوں کی،

روشنیوں کی چمک لیے،

وہ دنیا کی بھیڑ میں نمایاں سا،

وہ مددگار، تیز طوفان میں محفوظ پتھروں کی غار جیسا۔

(جاری ہے۔!)

www.novelsclubb.com